۹۱۷ ۷۸۶

تعزیہ شریف کے جواز پر دلائل سے بھرپور معرکۃ الآراء کتاب

تعزیہ شریف کا شرعی حکم

از قلم

سیدنا امیر اہلسنت
حضور مناظر اعظم
مجدد مراد آبادی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیش کردہ

آل انڈیا مشن مجدد مرادآبادی

All INDIA MISSION MOJADDID MORADA BADI

All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

یا بصیر یا قدیر یا رشید یا احد ۷۸۶ ۹۱۷ یا مدار یا غوث یا معین المدد

سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ذکر شہادت کے سامانِ تشہیر اور طریقۂ اعلان پر ایک تحقیقی کتاب

تعزیہ شریف کا شرعی حکم

از قلم حق رقم

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت غوث زماں ولی کامل صاحبِ تصانیفِ کثیرہ
تاریخی شاعر دربارِ رسالت محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم
حضور مناظر اعظم علامہ حافظ قاری مفتی حکیم شاہ پیر
سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مع اضافہ از

سیدنا شیر اہلسنت، وارث علومِ حضور مجدد مرادآبادی، حضور خطیب اعظم علامہ
حافظ قاری الحاج مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری
سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مرادآبادی، محلہ نئی بستی مرادآباد شریف

All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

ناشر: آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی (مالیگاؤں مہاراشٹر)

قدیری کمپیوٹر مرکز، مرادآباد شریف

انتساب

اپنے پانچ مرشدین کرام کے نام

جن سے فقیر قدیری کو شرفِ خلافت ہے

سیدنا حضور قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم شبیہ سرکارِ غوثِ اعظم، مرشد محترم
قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں
نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف

سیدنا حضور امام اہلسنت اشرف المشائخ ولی کامل حضرت علامہ مفتی الحاج شاہ
سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سرکارِ کلاں کچھوچھوی

سیدنا حضور حکیم الملت بابائے قوم وملت نورنگاہ سیدنا حضور مدار العالمین حضرت
علامہ مفتی حکیم سید محمد ولی شکوہ جعفری مداری مکنپور شریف

سیدنا حضور صدر العلماء حضرت علامہ مفتی حکیم سید محمد ظفر الدین قادری نعیمی
خلف اکبر سیدنا حضور صدر الافاضل مرادآباد شریف

سیدنا رہنمائے ملت حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد اختصاص الدین احمد قادری نعیمی
خلف ثانی سیدنا حضور صدر الافاضل مرادآباد شریف

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

انتخاب

All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

الحمد لله الاحد الحميد الوهاب۔ البصير القدير التواب
والصلوٰة والسلام علىٰ حبيبه الاشرف الرشيد الانتخاب
لا نظير له ولا مثيل لهٗ ولا مثال له ولا جواب
واله واصحابه واحبابه الىٰ يوم الحساب۔

اما بعد: قرآن کریم میں دو لفظ آئے ہیں اہل بیت اور ذوی القربیٰ۔ ان کے معانی کیا ہیں اہل بیت، اہل خانہ، گھر والے۔ تینوں الفاظ ہم معنیٰ ہیں۔ ذوی القربیٰ قرابت دار، رشتہ دار یہ تینوں الفاظ بھی ہم معنیٰ ہیں۔

دین اسلام میں پیارے نبی ﷺ کا رشتہ دار ہونا (ذوی القربیٰ) اور اہل خانہ ہونا (اہلبیت) یہ دارین کی سعادتوں کا ضامن و ذمہ دار ہے۔ قرآن کریم میں یہ دونوں نسبتیں بڑی شان کے ساتھ بیان فرمائی گئی ہیں۔ چنانچہ اللہ رب العزت جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے ان دونوں نسبتوں کی عظمتوں کا اعلان واظہار فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے:

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيراً

(ترجمہ) بس چاہتا ہے اللہ کہ دور فرمادے تم سے ناپاکی کو اے پیارے نبی کے گھر والو! اور پاک رکھے تم کو خوب پاک۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۲ پارہ ۲۲)

یہ آیت تطہیر ہے، اب اس ارشاد ربانی کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ آپ کو پیارے نبی ﷺ کے اہلبیت، اہل خانہ، گھر والوں کی عظمت بھی معلوم ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ اہل بیت کون ہیں۔

All INDIA MISSION MUJADDID MORADABADI

(تفسیر) حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات حضور انور ﷺ کی اہل بیت ہیں۔ حضور انور ﷺ کے گھروں کو ان کی طرف نسبت فرمایا گیا۔ بیوت کی نسبت ان حضرات کی طرف ملکیت والی نسبت نہیں بلکہ رہنے والی نسبت ہے۔ کیونکہ حضور انور ﷺ کی املاک و جائیداد بعد وصال شریف وقف ہیں ان میں میراث جاری نہیں ہوتی۔ حق یہ ہے کہ حضور انور ﷺ کی ازواج پاک اور اولاد پاک سب اہل بیت ہیں۔ اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث کساء سے معلوم ہوتا ہے۔ ازواج پاک خصوصاً

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ کا اہل بیت ہونا اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا۔ ازواج مطہرات یقیناً حضور انور ﷺ کے اہل بیت ہیں۔ کیونکہ تمام آیات کریمہ حضرات ازواج مطہرات سے مخاطب ہیں۔ آیت کریمہ کا اول خطاب ازواج مطہرات سے ہے گویا کہ نزول آیت کریمہ ازواج مطہرات کے حق میں ہے اور ان ہی سے تخاطب ہے مگر اولاد کرام بھی بطریق اولیٰ اس فضیلت کے مستحق ہیں جسکا بہت سی احادیث کریمہ میں ذکر فرمایا گیا۔ سیدنا حضرت ابن عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے سیدنا حضور امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا کہ حضور انور سید عالم ﷺ مباہلے میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی، سیدتنا حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا، سیدنا حضرت امام حسن سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضرات خلفاء ثلٰثہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر، سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم، سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور ان کی اولاد امجاد رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی ساتھ لے گئے تھے۔ (تفسیر روح المعانی شریف) یہ حضرات خلفاء ثلٰثہ بھی اہل بیت مصطفیٰ میں شامل و داخل ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اہل بیت مصطفیٰ کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں تقویٰ و پرہیز گاری کے پابند رہیں۔ گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیز گاری کو پاکی سے تعبیر فرمایا گیا ہے کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا کہ جسم نجاستوں سے۔ اس طرز کلام سے مقصود یہ ہے کہ اہل عقل کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ اور پرہیز گاری کی ترغیب دی جائے۔ اس آیت کریمہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلبیت مصطفیٰ کو گناہوں اور بداخلاقیوں کی نجاست میں آلودہ نہ ہونے دے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ تعالیٰ اب تک گناہگار تھے اب پاکی عطا ہوئی۔ حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات و اولاد پاک گناہوں سے پاک ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سیدنا حضرت امیر المومنین مولا علی

All India Mission Mojaddid Moradabadi

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنا گناہ نہ تھا بلکہ اجتہادی غلطی تھی کیونکہ بحکم قرآن وہ گناہوں سے محفوظ ہیں۔ خطاء اجتہادی پر مجتہد کو ثواب ملتا ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۲۳)

تفسیر روح المعانی شریف کی جو حدیث شریف مذکور ہوئی اس کے راوی خود آل رسول ہیں۔ ان تمام تفسیری تفصیلات کے بعد اہلبیت کا مفہوم بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے کہ اہلبیت میں پیارے نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات اور اولاد امجاد کے ساتھ ساتھ آپکے داماد اور آپکے خسر حضرات بھی شامل و داخل ہیں اور انکی طہارت و پاکیزگی کا اعلان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی ان تمام اہل خانہ میں سے کسی کی بُرائی کرتا ہے تو وہ قرآن کریم کا باغی اور اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا مخالف ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخالفت کر کے دونوں جہان میں خسران ونقصان کے علاوہ کچھ ہتھے نہ لگے گا۔

آل رسول کیوں نہ مطہر ہو پھر بھلا
تطہیر کا گواہ کلام مجید ہے (یانبی صفحہ ۴۲۶)

آیت: **قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ**

(ترجمہ) آپ فرمایئے نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر مگر محبت رشتہ داروں کی

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۱۹۴ پارہ ۲۵)

یہ آیت مودت ہے، اب اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپکو رشتے داروں کی لسٹ و فہرست بھی معلوم ہو جائے اور "اہلبیت، ذوی القربیٰ" کا صحیح مفہوم و مطلب ذہن نشین ہو جائے۔

معنیٰ یہ ہیں کہ میں ہدایت وارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تم پر واجب ہیں انکا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمھارے بھی قرابتی ہیں انھیں ایذا نہ دو۔ سیدنا حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور انور ﷺ کی آل پاک ہے (بخاری شریف) اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں؟ اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی، وسیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا وسیدینا حضرات حسنین کریمین رضی

All India Mission Mujaddid Moradabadi

اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آل علی آل عقیل، آل جعفر و آل عباس مراد ہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ حضور انور ﷺ کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں۔ حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات حضور انور ﷺ کے اہل بیت میں داخل ہیں۔ حضور انور ﷺ کی محبت اور حضور انور ﷺ کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (تفسیر جمل شریف و خازن شریف وغیرہ) اور جو آل رسول سے محبت کرے گا ہم اور زیادہ اسے اعمال خیر کی توفیق دیں گے اور ایسے کاموں کی توفیق دیں گے جو انسانی طاقت سے باہر معلوم ہوتے ہوں۔ یہ آل رسول سے محبت پر انعامات کی بہتات و برسات آپ نے ملاحظہ فرمائی اب آل رسول کی عداوت پر قہر قہار کی برسات بھی ملاحظہ فرمالیں۔

حدیث شریف۔ حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو نہ پہچانے حق میری اولاد کا تو وہ تین باتوں میں سے ایک کا ضرور حامل ہے یا تو منافق ہے یا حرامی ہے یا حیضی بچہ ہے۔ حدیث شریف چھ شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو میری اولاد سے وہ چیز حلال رکھے جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائی ہے۔ دشمنان آل رسول ملعون ہے اور منافق یا حرامی ہے یا حیضی بچہ ہے۔

ان احادیث کریمہ کے آئینے میں دشمنان آل رسول اپنی تصویر دیکھیں۔ حضور انور ﷺ کے اہل بیت و اقارب کی محبت و تعظیم اور حقوق شناسی امت پر لازم و واجب اور جزو ایمان ہے۔ آل رسول سے درجہ بدرجہ محبت رکھنا حقیقت میں حضور انور ﷺ کی محبت کی شاخ اور علامت ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۱۹۵ پارہ ۲۵)

صدیق کے عمر کے جو ہوں گے غنی کے ساتھ
ہونگے وہی حسین و حسن اور علی کے ساتھ

(یا حبیب صفحہ ۳۴۰)

ان دونوں آیات کریمہ اور ان کی تفاسیر سے یہ بات روز روشن سے کہیں زیادہ منور و تابناک ہوگئی کہ پیارے نبی ﷺ کے تمام رشتہ دار تمام گھر والے عظیم الشان عظمتوں رفعتوں کے

All India MISSION MUJADDID MORADABADI

امین ہیں اور پیارے نبی کے رشتے داروں سے محبت کرنا ایمانیات میں داخل ہے اور قرآنی تعلیمات واحکام کے عین مطابق ہے۔

آیت: فمن حاجك فيه من بعد ماجائك من العلم فقل تعالوندع ابنا ئنا و ابنائكمونسائنا و نسائك انفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكذبين۔

ترجمہ: پھر جو حجت بازی کرے آپ سے عیسیٰ کے بارے میں اسکے بعد کہ آگیا ہے آپکے پاس علم تو آپ فرمادیجئے کہ آجاؤ بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنی بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جان کو، پھر ہم گڑگڑا کر دعاء کرتے ہیں تو ڈالتے ہیں ہم اللہ کی لعنت جھوٹوں پر (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۴۰ پارہ ۳)

یہ آیت مباہلہ ہے، اب اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپکو مزید معلوم ہوجائے کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنے بیٹوں اپنی عورتوں اور اپنی جانوں میں کس کس کو شمار فرمایا ہے اور تفسیر روح المعانی شریف کے حوالے سے جو حدیث پاک مذکور ہے وہ اولادرسول سے مروی ہے۔

(تفسیر) جب حضور انور ﷺ نے نجرانی نصاریٰ کو یہ آیت کریمہ پڑھکر سنائی اور مباہلے کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور ومشورہ کرلیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو اپنے سب سے بڑے عالم عاقب سے کہا کہ عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ گروہ نصاریٰ تم پہچان چکے ہو کہ محمد نبی ورسول ہیں اگر تم نے ان سے مقابلہ کیا تو سب ہلاک ہوجاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انھیں چھوڑو اور گھر لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے تو انھوں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ کی گود میں سیدنا حضور شہید اعظم امام عالیمقام حضرت امام حسین ہیں اور دست مبارک میں سیدنا حضور پرنور فخر زمن حضرت امام حسن کا ہاتھ ہے اور سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا اور سیدنا امیر المومنین مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ حضور انور ﷺ کے بیچ میں ہیں۔ حضور انور ﷺ ان سے فرمارہے ہیں کہ جب میں دعاء کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے پادری نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے

ALL INDIA MISSION MORADABADI
All India MISSION MUJADDID MORADABADI

گروہ نصاریٰ! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں اگر یہ حضرات اللہ تعالیٰ سے پہاڑ کے ہٹا دینے کی دعاء کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو اسکی جگہ سے ہٹا دیگا ان سے مقابلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ یہ سنکر نصاریٰ نے حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں عرض کیا کہ مباہلے کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انھوں نے جزیہ (ٹیکس) دینا منظور کیا مگر مباہلے کیلئے تیار نہ ہوئے حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب ہی آچکا تھا۔ اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور خنزیروں کی صورتوں میں مسخ کر دئے جاتے۔ اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا۔ نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصے میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔ نواسوں کو بیٹا اور بیٹی کو نساء کہہ سکتے ہیں حضرت علی بیٹوں میں داخل ہیں چھوٹے بھائی تھے۔ ابن عسا کر نے بروایت سیدنا حضور امام جعفر صادق عن سیدنا حضور امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی حضور انور ﷺ مباہلے میں ان چاروں حضرات کے ساتھ ساتھ حضرات خلفاء ثلثہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر۔ وسیدنا حضرت عمر فاروق اعظم وسیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور انکی اولاد کو بھی ساتھ لے گئے تھے۔ (روح المعانی شریف) یہ حضرات خلفاء ثلثہ بھی اہل بیت مصطفیٰ ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ)

مباہلے میں تھے چاروں خلیفہ اور زہرا
حسن حسین تھے اور خود جناب سرور دیں انتخاب قدیری

قرآن کریم کی ان تین آیات کریمہ نے ہمیں اہل بیت مصطفیٰ، رشتہ داران مصطفیٰ، قرابت داران مصطفیٰ، آل رسول، اولاد رسول کی عظمتوں کا سبق دیا اور ان کی محبت ومودت کا درس دیا۔ پیارے نبی ﷺ کے گھر والوں سے محبت کرنے کا حکم براہ راست اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہی تمام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

اب احادیث کریمہ میں دیکھیں کہ اہل خانہ، گھر والوں، ذوی القربیٰ، رشتہ داروں، قرابت

داروں کے تعلق سے کیا کیا گل بوٹے جڑے ہوئے ہیں جس سے ایمان کی فصل بہار تروتازہ ہوجائے اور دل کی دنیا میں عطر بیز مست ہوائیں چلیں اور دماغ ہرا بھرا ہوجائے۔

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بیشک انہوں نے فرمایا اور وہ پکڑنے والے تھے کعبے شریف کے دروازے کو کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ کہ خبردار میرے اہل بیت کی مثال تم میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو سوار ہوگیا اس میں نجات پا گیا اور جو رہ گیا سوار ہونے سے تو ہلاک ہوگیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

مامون ہوگا نوح کی کشتی کے مثل تو

کشتی میں اہل بیت کی خود کو بٹھا کے دیکھ (یا نبی)

حدیث شریف:۔ فرمایا پیارے رسول ﷺ نے محبت کرو تم اللہ تعالیٰ سے اسلئے کہ وہ روزی دیتا ہے تمکو اپنی نعمت سے اور مجھ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرو تم میری محبت کی وجہ سے۔ (ترمذی شریف)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیسا حسین سلسلہ بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تو محبت اسلئے کرو کہ وہ تمہیں کھانے پینے کو اپنی نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو کہ اللہ تعالیٰ جو تمہیں روزی دیتا ہے وہ سبکو میرے ہی دست کرم سے ملتی ہے اور میری محبت کا تقاضہ اور میری محبت کا حق یہ ہے کہ میرے تمام گھر والوں سے تہہ دل سے محبت کرو۔ گویا کہ محبت اہل بیت علامت ہے محبتِ رسول کی اور محبت رسول دلیل ہے محبت خدا کی۔

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک دن ہم میں جناب رسول کریم ﷺ بحثیت خطیب کھڑے ہوئے اُس پانی پر جسے خُم کہا جاتا ہے، مکے شریف اور مدینے شریف کے درمیان، تو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر فرمایا کہ حمد وثنا کے بعد اے لوگوں! خبردار میں بشر ہوں میرے رب کا فرستادہ میرے پاس آئے تو میں اس کا بلاوا قبول کرلوں گا اور میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں ان میں پہلی تو

اللہ کی کتاب (قرآن کریم) ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، تو تم اللہ کی کتاب لو اور مضبوطی سے تھام لو، پھر کتاب اللہ پر اُبھارا اور اس کی رغبت دلائی، پھر فرمایا (ان دونوں میں کی دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے بارے تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ (مسلم شریف)

پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو حکم فرمایا کہ دو چیزیں تم میں چھوڑے جارہا ہوں ایک تو قرآن کریم اور دوسرے اہلبیت کرام۔ ان دونوں سے مکمل وابستگی رکھنا اور اہل بیت کے بارے میں تمہیں ڈراتا ہوں، یہ جملہ مکرر فرما کر قتدمکرر فرمادیا کہ قرآن کریم کو تو لوگ ماننے کا اعلان کریں گے مگر اہل بیت کی عظمتوں سے نہ صرف یہ کہ انحراف کرینگے بلکہ ان کا خون بہائیں گے۔ چنانچہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم سیدنا حضرت عثمان غنی سیدنا حضرت مولیٰ علی سیدنا حضرت امام حسن سیدنا حضرت امام حسین سیدنا حضرت علی اکبر سیدنا حضرت علی اصغر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے جام شہادت ہی نوش فرمایا ہے۔

یہ بات بھی نظر میں رہے کہ اہل سنت ہی میں قرآن کریم کے حفاظ کی کثرت ملے گی اور یہی قرآن کریم پر عمل پیرا بھی ہیں اور انہیں کے ہاتھوں میں تمام اہلبیت عظام کا دامن کرم بھی ہے۔ یہ اہل سنت کی حقانیت کی روشن دلیل ہے۔

عظمت خاندان رسالت کرو عزت اہلبیت نبوت کرو
فائدہ اسمیں ہے انکی خدمت کرو خون انکا بہانے سے کیا فائدہ (یا نبی)

چونکہ اس کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' کا موضوع اہل بیت رسول کے فرد وحید حضرت مولیٰ علی کے فرزند سعید سیدنا حضور امام عالیمقام حسین شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہے اور ان کے تعلق سے ہونے والی محافل ومجالس مراسم تعزیہ شریف وفاتحہ شریف، لنگر وسبیل اور ڈھول تاشہ ہے، اسلئے انکے فضائل بھی احادیث کریمہ کی روشنی میں درج کر کے اس کتاب کے حسن میں اور بھی چار چاند لگا لئے جائیں۔ یوں تو

بچہ بچہ ان کے گھر کا نور کی تصویر ہے سرور کونین کا نورانی گھر بھر دیکھئے (یا نبی)

All India Mission Mojaddid Moradabadi

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا حسن اور حسین۔ اور پیارے رسول حضرت فاطمہ زہرا سے فرمایا کرتے تھے میرے پاس میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ، پھر دونوں کو سونگھتے تھے اور اپنے آپ سے لپٹاتے۔

سونگھتے تھے جسے سرکار دو عالم اکثر
وہ حسین ابن علی جن کا مہکتا تھا بدن (یا حبیب)

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سیدنا حضرت امام حسن ابن مولیٰ علی سے زیادہ کوئی پیارے رسول ﷺ کے مشابہ نہ تھا اور حضرت امام حسین کے بارے میں بھی فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کے ہمشکل تھے۔ (بخاری شریف)

وہ شکل حسن ہو کہ شکل حسینی
یہ ہے نور والی وہ ہے نور والی (یا نبی)

حدیث شریف:۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولیٰ علی اور سیدتنا حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کیلئے فرمایا میں ان سے لڑنے والا ہوں جوان سے لڑے۔ میں ان سے صلح کرنے والا ہوں جو ان سے صلح کرے۔ (ترمذی شریف)

جو دشمن حسین وہی دشمن نبی
سرکار کی حدیث میں یہ بھی وعید ہے (یا نبی)

حدیث شریف:۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی شریف)

جنت کا تاجدار حسین شہید ہے
ان کا عدو یقینی جہنم رسید ہے (یا نبی)

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت اُسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں

All India Mission Moradabadi

نے فرمایا کہ میں ایک رات ایک ضرورت سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو حضور انور ﷺ اس طرح تشریف لائے کہ آپ گودی میں کچھ لئے ہوئے ہیں اور میں نہ جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے، پس جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ یہ آپکی گود میں کیا ہے؟ پیارے نبی ﷺ نے گود کو کھول دیا حضرات حسنین کریمین پیارے نبی ﷺ کے زانو پر تھے تو فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے میرے اللہ تعالیٰ میں ان دونوں سے محبت فرماتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما، اور اُن سے بھی محبت فرما جو اِن دونوں سے محبت کرے۔ (ترمذی شریف)

کتنی فزوں ہے دوستوں عظمت حسین کی
ہر دل میں جلوہ گر ہے محبت حسین کی
حب حسین اصل میں حب حبیب حق
حب حبیب حق ہے محبت حسین کی　　(یا نبی)

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حضرات حسنین کریمین آئے، وہ دونوں سرخ دھاری دار قمیصیں پہنے ہوئے تھے، چلتے تھے اور گر جاتے تھے، تو پیارے رسول اللہ ﷺ منبر مبارک سے (خطبہ چھوڑ کر) باہر آئے تو دونوں شہزادوں کو اُٹھالیا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر ارشاد فرمایا پیارے رسول ﷺ نے کہ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''بس تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں'' میں نے ان دونوں شہزادوں کو دیکھا کہ چلتے ہیں اور گر جاتے ہیں تو میں صبر نہ کرسکا یہاں تک کہ میں نے بیان بند فرمادیا اور ان دونوں شہزادوں کو اُٹھالیا۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث شریف:۔ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے جو حسین سے محبت کرے اور حسین زیادہ نسل چلانے والوں میں سے ایک ہیں۔ (ترمذی شریف)

نسل یزید اور زیاد ہوگئی فنا
چاروں طرف ہے نسل سیادت حسین کی　　(یانبی)

All INDIA MOJADDID MORADABAD آل انڈیا مشن مجدد مرادآباد MISSIONMOJADDID MORADABAD

اختصار کے طور پر چند احادیث کریمہ کے ترجمے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، اگرچہ فضائل حسینی کے متعلق احادیث کریمہ کا عظیم ذخیرہ'' جامع مداری شریف'' کی زینت ہے۔
اب چند احادیث کریمہ وہ بھی ملاحظہ فرمالیں جن میں پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضور شہید اعظم امام عالیمقام حضرت حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت شہادت، شہرتِ شہادت اور مقام شہادت کا ذکر اپنی حیات ظاہری میں فرمادیا ہے اور مسلمانوں پر یہ بات بھی واضح ہوجائے کہ شہادت حسینی کو اسلام اور مسلمانوں میں زمانۂ نبوی ہی سے ایک اہم مقام اور شہرت حاصل ہے اور یہ مقام شہادت ان کا مقدر تھا۔

حدیث شریف:۔ سیدتنا حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی وہ ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور سید عالم ﷺ کے جسم پاک کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور اسکو میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور یہ خواب عرض کیا، آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے بڑاہی مبارک خواب دیکھا ہے انشاءاللہ (میری بیٹی) فاطمہ بیٹے کو جنم دیگی تو وہ تمہاری گود میں رہیگا۔ پس حضرت فاطمہ نے حضرت امام حسین کو جنم دیا تو وہ میری گود میں رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تو ایک دن میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے حضرت امام حسین کو آپکی آغوش میں دے دیا پھر میری توجہ ہٹ گئی تو اچانک میں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی چشمان کرم آنسو بہا رہی تھیں حضرت ام الفضل فرماتی ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا نبی اللہ ﷺ کیا بات ہے؟ فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو مجھے خبر دی کہ بیشک میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کریگی تو میں نے عرض کیا اس (حسین) کو؟ فرمایا ہاں اور جبریل لائے میرے پاس وہاں کی مٹی سے کچھ سرخ مٹی۔ (دلائل النبوۃ۔ مشکوٰۃ شریف)

ان سولہ احادیث کریمہ میں آپ نے واقعۂ شہادت کی تصویر دیکھ لی کہ یہ ایک طے شدہ پروگرام

تھا اور مشیت ایز دی تھی کہ یہ مقام بلند آل رسول کو ملے، مل گیا اور خوب مل گیا اور ایسا ملا کہ۔۔

حامی دین خیر الوریٰ آ گئے
کربلا میں شہ کربلا آ گئے　　　(یا نبی صفحہ ۴۰۸)

''چیزیں اپنی ضدوں سے بھی پہچانی جاتی ہیں'' اس اصول کے تحت یزید پلید کی مکروہ صورت بھی دیکھ لی جائے کہ احادیث کریمہ روایات طیبہ یزید پلید کو کیا حیثیت دیتی ہیں اور دشمن حسین کس طوق لعنت کا مستحق ہے۔

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور انور سید عالم ﷺ سے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔ حضرت عمر بن یحیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو مروان تو لونڈا ہے، تو سیدنا حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ فلاں کا بیٹا فلاں، فلاں کا بیٹا فلاں ہے، تو میں جارہا تھا ایک دن اپنے دادا کے ساتھ بنی مروان کی طرف جبکہ وہ ملک شام کے حکمراں ہوئے، پس جب دادا جان نے دیکھا ان بنی مروان کے نوعمر لونڈوں کو تو انہوں نے ہم سے فرمایا کہ یہ لونڈے انہیں میں سے ہیں (جن سے امت ہلاک ہوگی) ہم نے عرض کیا آپ زیادہ جاننے والے ہیں۔ (بخاری شریف)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی لہٰذا یہ جانکاری حاصل کرلیں کہ وہ لونڈے کون ہیں، اس سلسلے میں آپ محدثین کرام کی آراء عالیہ ملاحظہ فرمائیں، سب سے پہلے تو بخاری شریف میں اسی مذکورہ حدیث شریف کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

حاشیہ نمبر ۳:۔ ان لڑکوں میں پہلا تو یزید علیہ مایستحق ہے اور یزید اکثر بزرگوں کو شہروں کی امارات سے اتارتا تھا اور اپنے کم عمر رشتے داروں کو مقرر کرتا تھا۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف:۔ بیشک سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بازاروں میں تشریف لیجاتے تو یہ دعاء پڑھتے تھے'' اے میرے اللہ مجھے ۶۰ھ کا زمانہ دیکھنے کو نہ ملے اور مجھے لونڈوں کی حکومت نہ دکھا۔ (فتح الباری)

All India Mission Mojaddid Moradabadi

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیضان محبت سے جان لیا تھا کہ وہ جو کچھ یزید پلید کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمادیا تھا لہٰذا حضرت ابو ہریرہ دعاء مانگتے تھے کہ ''اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۶۰ھ کی شروعات سے اور لونڈوں کی حکومت سے، تو حضرت ابو ہریرہ کی دعاء قبول ہوئی اور ان کا ۴۹ھ میں وصال ہوا، سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال اور یزید پلید کی حکومت ۶۰ھ میں ہوئی۔ (صواعق محرقہ)

حدیث شریف:۔ پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی پناہ مانگو ۷۰ھ کی شروعات سے اور لونڈوں کی حکومت۔ (مشکوٰۃ شریف)

اب اسکی بھی شرح ملاحظہ فرمائیں کہ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
(ترجمہ) یعنی جاہل لونڈوں کی حکومت مراد ہے جیسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لونڈا یزید اور حکم بن مروان کی اولاد اور ان جیسے۔

حدیث شریف:۔ سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت کا معاملہ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہوگا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اس میں رخنہ انداز ہوگا وہ بنی امیہ کا ایک شخص یزید ہوگا۔ (صواعق محرقہ)

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جو میری سنت کو بدلے گا بنی امیہ کا ایک شخص ہے جس کو یزید کہا جائے گا۔ (صواعق محرقہ)

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے پیارے نبی ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ۶۰ھ کے بعد سے ایسے خلف ہونگے جو نمازوں کو ضائع کریں گے اور خواہشات نفسانی کے پابند ہونگے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

حدیث شریف:۔ خدا کی قسم ہم نے اس وقت تک یزید کی بیعت نہیں توڑی جب تک ہمیں آسمان سے پتھر کی بارش کا خوف نہ ہوگیا کیونکہ یزید ایسا آدمی تھا کہ امہات الاولاد سے اور بیٹیوں سے اور بہنوں سے نکاح کرتا تھا اور شراب پیتا تھا اور

All India Mission Moradabadi

نماز کا تارک تھا۔ (صواعق محرقہ)

حدیث شریف:۔ حضرت نوفل ابن ابو الفرات نے کہا کہ میں حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا تو ''امیر المومنین یزید بن معاویہ'' کہا تو حضرت عمر ابن عبد العزیز نے فرمایا کہ تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے، اور حضرت عمر ابن عبد العزیز نے حکم دیا تو یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے مارے گئے۔ (صواعق محرقہ)

حدیث شریف:۔ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ اللہ تعالیٰ یزید مطعون و مردود کو برکت نہ دے کیونکہ اس نے میرے پیارے چہیتے بیٹے حسین کے ساتھ بغاوت کی اور انہیں شہید کر دیا اور میرے پاس لائی گئی قتل حسین کی مٹی اور مجھے دکھایا گیا انکے قاتل کو اور وہ قوم بھی دکھائی گئی جسکے سامنے وہ شہید کئے جائیں گے اور وہ قوم حسین کی مدد نہ کریگی اور اسی باعث اس قوم پر عذاب مسلط ہوگا۔ (ماثبت بالسنہ)

سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(ترجمہ) سیدنا حضرت امام احمد نے یزید کو کافر کہا ہے۔ (صواعق محرقہ)

درس نظامی کی ایک ایسی کتاب کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں جسکے پڑھے بغیر عالم کی ڈگری نہیں ملتی۔

(ترجمہ) حق یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے راضی ہونا اور اس پر خوش ہونا اور اہل بیت نبوی کی توہین کرنا لگاتار ثابت ہے، اگرچہ اسکی تفصیلات آحاد ہیں، پس ہم توقف نہیں کرتے اسکے معاملے میں بلکہ اسکے ایمان میں (کیونکہ یقینی کافر ہے) اس پر اللہ کی لعنت ہو اسکے حمایتیوں اور مددگاروں پر۔ (شرح عقائد نسفی)

کیا ہی اچھا ہو کہ یزید پلید کے بیٹے کا بیان بھی یزید پلید کے بارے میں پڑھ لیا جائے۔

(ترجمہ) پھر حکومت میرے باپ کو سونپ دی گئی اور وہ اسکے لائق نہیں تھا، اس نے شہزادئ رسول ﷺ کے شہزادے سے جھگڑا کیا، اسکی عمر گھٹا دی گئی اور اسکی جانشینی کٹ گئی اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے وبال میں گرفتار ہے، پھر یزید کا بیٹا رو دیا اور کہا ہم پر سب سے زیادہ سخت اسکی بری موت اور برا ٹھکانہ ہے، اس نے آل رسول

ﷺ کا قتل کیا ہے، شراب کو حلال کر دیا اور کعبہ شریف کو برباد کیا۔ (صواعق محرقہ)

ے مر گیا جب یزید پلید اس کے بعد تخت شاہی کو بیٹے نے ٹھکرا دیا
جسکی خاطر ہے لوٹا نبی کا چمن مجھکو اس پر بٹھانے سے کیا فائدہ (یا نبی)

یزید کی گندگیوں کو مزید پڑھنے کیلئے سیدنا حضرت شیخ عبد الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ''**جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب**'' کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

یزید ابن معاویہ نے مسلم بن عقبہ مری کو ایک بڑا لشکر شامیوں کا دیکر اہل مدینہ سے لڑنے کیلئے بھیجا تا کہ ان لوگوں کو مدینۂ مطہرہ کے حرہ میں نہایت سختی سے قتل کرے اور جتنی شدت کر سکتا ہو کرے، تین روز تک ہتک حرمت نبوی کر کے داد بے دینی دی، اسی سبب سے اس کو واقعۂ حرہ کہتے ہیں اور اس واقعہ کا وقوع مقام حرہ میں ہوا جو کہ مسجد نبوی ﷺ سے ایک میل کے فاصلے پر ہے، یہاں پر ایک ہزار سات سو بقایا مہاجرین وانصار اور علمائے دین کو شہید کیا اور عوام الناس سے علاوہ عورتوں اور بچوں کے دو ہزار آدمیوں کو مار ڈالا اور سات سو حافظ قرآن نیز ستانوے قوم قریش کو ظلم کی تلوار سے ذبح کر ڈالا، فسق وفساد اور زنا کو مباح کر دیا، اس درجہ پر کہ بیان کرتے ہیں ایک ہزار عورتوں نے اس واقعہ کے بعد اولا دزنا کی جنی تھی اور گھوڑوں کو پیغمبر ﷺ کی مسجد شریف میں جولانی دیتے تھے اور غضب کی بات سنیئے کہ روضہ شریف ومنبر شریف کی درمیانی جگہ میں جسکی بابت صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ ''یہ باغ ہے جنت کے باغوں میں سے'' یہاں پر ان کے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے اور تمام لوگوں کو یزید پلید کی بیعت پر اور اسکی غلامی کے عہد پر اس طرح آمادہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر چاہے تو بیچ ڈالے اور چاہے تو آزاد کر دے، خواہ اللہ جل جلالہ کی طاعت کی جانب بلائے یا گناہ پر جبر واکراہ کرے۔ جب یزید پلید کے نزدیک عبد اللہ ابن زمعہ رضی اللہ عنہ نے موافق حکم قرآن وحدیث کے بیعت کا ذکر کیا تو فوراً انکی گردن ماردی گئی۔ (راحت القلوب)

اگر اسی طرح یزید پلید کی اسٹوری لکھی جائے تو ایک دفتر اس کی پلیدی سے بھر جائے۔

ALL INDIA MISSION MOJADDID MORADABADI

یزید اور یزیدیت کو طلاق مغلظہ یا یزید کی بیعت اور جوتیاں

اس سرخی کے ذیل میں ہم صرف ایک عبارت مذکورہ کتاب کی پیش کرتے ہیں۔

(ترجمہ) اہل مدینہ بات ظاہر ہو جانے یزید کی علامات فسق وفساد کے منبر پر چڑھکر اسکی بیعت سے انکاری ہو گئے، عبداللہ ابن عمرو ابن حفص مخزومی نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر کہا کہ اگرچہ یزید نے مجھکو صلہ اور انعام دیا نیز میری جائیداد میں اضافہ کیا لیکن جو دشمن ہے خدا کا اور دائم الخمر ہے اسلئے میں نے اسکی بیعت کو اپنے سے علیٰحدہ کر دیا، جیسا کہ اپنی دستار کو۔ دوسرا آدمی اُٹھا اور اپنی جوتیاں پاؤں سے اُتار کر اسی طرح یزید کی بیعت توڑ دی یہاں تک کہ مجلس عماموں اور جوتیوں سے بھر گئی۔ (راحت القلوب)

ان تمام حقائق کو پڑھ لینے اور جان لینے کے بعد سیدنا حضور شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت اور یزید پلید سے نفرت پیدا ہونا ایک یقینی امر ہے اور ایمان کا ثمرہ ونتیجہ ہے۔ چنانچہ تمام ہی بزرگان دین امام حسین کی محبت وحمایت سے مرصع نظر آتے ہیں اور یزید پلید سے متنفر وبیزار دکھائی دیتے ہیں۔

سیدنا سلطان الہند غریب نواز معین الملت والدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین   دین است حسین دیں پناہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید   حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسین

(ترجمہ) دین ہیں آپ اور دیں پناہ آپ ہیں بادشاہ یا شہ کربلا آپ ہیں
سر دیا اور فاسق کی بیعت نہ کی ناشر کلمۂ طیبہ آپ ہیں (یا نبی)

اسی حسینی محبت نے تعزیے شریف کو وجود بخشا ہے جس کی شرعی حیثیت پر آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ مگر اس کو اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان کافر تھا مگر باپ نبی۔ بیٹے کی وجہ سے باپ کو مطعون کرنا یہ بھی کارِ یزیدی ہے۔ کسی بھی صحابی کی عظمت کو نشانہ بنانا یہ بھی یزیدی مشن ہے۔

حدیث شریف میں یزید پلید کے خلاف نامزد رپورٹ ہے اور یہ بد بخت صحابی بھی نہیں ہے، لہٰذا اس کو نامزد کر کے بُرا کہنا مندوب ومحبوب ہے، مگر کسی صحابی پر تاریخ کے کتنے ہی الزامات

ہوں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف کے مقابلے میں تاریخ کو رد کردیا جائے گا۔ آیات کریمہ واحادیث کریمہ میں حضرات صحابۂ کرام کے بیشمار فضائل ومناقب موجود ہیں، وہ تمام تاریخیں مسترد ہوں گی جن میں حضرات صحابۂ کرام کی عظمت پر زد پڑتی ہو۔ تمام فرقہائے باطلہ حضرات صحابۂ کرام کے خلاف تاریخی حوالے لئے پھرتے ہیں اور احادیث کریمہ کو نظرانداز کرتے ہیں۔

تعزیے شریف کی شرعی حیثیت

تعزیے شریف کی تاریخی حیثیت کیا ہے؟ یہ کب بنا۔ کیوں بنا؟ سو سال پہلے سے بنایا گیا یا ہزار سال پہلے؟ یہ سب جاننے سے پہلے ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اس سلسلے میں ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جو چیزیں اللہ والوں سے نسبت حاصل کرلیتی ہیں انکا کیا بلند مقام ہوجاتا ہے، اسکو سمجھنے کیلئے پڑھئے ارشاد رب قدیر۔

(ترجمہ) بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۸ پارہ ۲)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کو اپنی نشانیاں قرار دیا ہے، اسلئے کہ ایک ولیہ کے قدموں سے انہیں نسبت ہوگئی ہے۔ صالحین سے جس چیز کو نسبت ہوجائے وہ چیز عظمت والی ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانی ہوجاتی ہے۔ عظمت ونسبت والی چیز کی تعظیم وتوقیر دین میں داخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں جو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتی ہیں اللہ والوں کی یاد دلاتی ہیں وہ ہر ایک کا مقدر نہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے:

(ترجمہ) یہ بات ہے اور جو تعظیم کرے اللہ کو یاد دلانے والی چیزوں کی تو یہ بیشک دلوں کے تقوے سے ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۰۲)

اب اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(تفسیر) **شعائر اللہ** یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم جسکا دل خوف الٰہی کا گہوارہ ہوگا وہ اس سے منسوب چیزوں کا ادب ضرور کرے گا۔ ادب کرنا شرک نہیں بلکہ عین

توحید کے آثار میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر عاشق ہر اس چیز کی قدر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوجائے۔ عبادات ظاہری تو جسم کا تقویٰ ہیں۔ اور دل میں بزرگوں اور انکے تبرکات کی تعظیم ہونا دل کا تقویٰ ہے۔ جس پتھر یا جانور کو عظمت والے سے نسبت ہوجائے وہ **شعائر اللہ** یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانی بن جاتا ہے۔ قرآن کریم نے ہدی کے جانور کو کعبۃ اللہ کی نسبت سے اور صفا و مروہ پہاڑیوں کو کعبہ والی حضرت ہاجرہ کی نسبت سے **شعائر اللہ** فرمایا۔ حضرات اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ بھی **شعائر اللہ** یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں (تفسیر روح البیان شریف) اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت ہوجائے سب **شعائر اللہ** ہیں جیسے حضرات سادات کرام۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۸۰۳)

اگر بنظر غایر دیکھا جائے تو حجر اسود کو چومنا بھی اسی نسبت کی عطا ہے کہ لہائے نبی ﷺ نے اس پتھر کو چوم کر قیامت تک کیلئے بوسہ گاہ بنادیا چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سنگ اسود کے قریب چومنے کیلئے آئے تو آپ نے فرمایا۔

حدیث شریف:۔ حضرت عابس ابن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو چوم رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اے حجر اسود بیشک تو ایک پتھر ہے، نہ تو نفع دیتا ہے اور نہ نقصان، اور میں تجھے نہ چومتا اگر میں نے رسول پاک ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا۔ (بخاری شریف)

یہ بات بھی زیب نظر رہے کہ حجر اسود تو چوما ہی جاتا ہے کیونکہ اسے براہ راست نسبت رسول حاصل ہے مگر نسبت کا یہ انداز بھی خوب اور بہت خوب ہے کہ اگر وہاں تک آپ کا منہ نہ جائے تو کوئی لکڑی یا چھپی حجر اسود کو لگا کر اُس لکڑی اور چھپی کو چوم لو اور اگر آپ کی لکڑی اور چھپی بھی وہاں تک نہ پہونچے یا کوئی لکڑی یا چھپی ہاتھ میں بھی نہیں ہے تو حجر اسود کی طرف اپنا ہاتھ کر کے اپنا ہاتھ چوم لو۔ نسبتی ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس سے نسبت دی جارہی ہے اُس سے براہ راست بلاواسطہ مس ہو۔ چنانچہ حوالے کی دنیا میں آیئے اور اس حقیقت کو پڑھئے۔

اور ہاتھ نہ پہونچے تو لکڑی سے سنگ اسود مبارک کو چھو کر اسے چوم لو یہ بھی نہ بن

پڑے تو ہاتھوں سے اسکی طرف اشارہ کر لے اسے بوسہ دے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے منھ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷)

نسبت براہ راست ہو یا دور سے تب بھی نسبت نسبت ہی ہے اور نسبت کا بھرپور فیضان ملے گا۔ تعزیے شریف کو بھی سیدنا حضور شہید اعظم حضرت امام حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نسبت حاصل ہے اور یہ تو بنا ہی انکے نام پر ہے، جبکہ لکڑی و چھڑی سنگ اسود کو چومنے کیلئے نہ بنی تھی اُسے تو وقتی طور پر استعمال کر لیا گیا۔

تعزیہ شریف جو عام طور پر بنایا جاتا ہے وہ نہ تو روضۂ حسینی کی شبیہ ہوتی ہے اور نہ کسی دوسرے بزرگ کے آستانے کی، بلکہ وہ تو یوں ہی جسکی سمجھ میں جو آیا بنا لیا۔ کیونکہ تعزیہ شریف کا مقصد تشہیر حسینی ہے کہ پوری دنیا میں شہادت حسینی کا چرچا ہو اور ایمان والوں میں ایثار و قربانی اور شہادت کا جذبہ پیدا ہو۔ یہ یزیدیوں کو ایک آنکھ برداشت نہیں ہے۔

آپ اس انداز تشہیر کو اپنے پورے سماج میں دیکھیں کہ کس طرح رچا بسا ہوا ہے، جسکے یہاں شادی بیاہ کا پروگرام ہوتا ہے وہ اپنا مکان اپنی گلی اپنا محلہ سجاتا ہے، گیٹ لگاتا ہے تاکہ ہر گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اس کے چہیتے یا چہیتی کی شادی ہے اور اس سجاوت و روشنی اور گیٹ سازی اور منڈپ کو دنیا کا کوئی مولوی نہ تو ناجائز کہتا ہے اور نہ منع کرتا ہے چونکہ نکاح کے پروگراموں میں سے ایک پروگرام یہ بھی ہے کہ نکاح کی تشہیر کی جائے، کلیہ میں گڑ نہ پھوڑا جائے کہ کل کوئی سوالیہ نشان قائم نہ کر دے، عدم معلومات کی بناء پر۔

اسلئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نکاح کا اعلان دف بجا کر کرو۔ جب اپنے نور نظر یا اپنے نور بصر کی تشہیر کیلئے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے تو نبی کے چہیتے نواسوں کی تشہیر کیلئے یہ تمام کام کیسے ناجائز ہو سکتے ہیں۔

تشہیر حسینی میں تو قوم کو واقعۂ کربلا حسینی ایثار و وفا اور یزید پلید کے جور و جفا کے ساتھ ساتھ ملت مسلمہ کو ایک نیا حوصلہ اور پختہ عزم ذوق جہاد شوق شہادت کا زرین سبق بھی ملتا ہے اور قدرتی طور پر مسلمانوں کے بحر جذبات میں تلاطم برپا ہونے لگتا ہے۔

دنیا بھر کی محافل میلاد شریف جلسہائے سیرت النبی واعراس مبارکہ واجتماعات میں سجاوٹ کا

All India MISSION MOJADDIDI MORADABADI

کتنا زبردست انتظام واہتمام ہوتا ہے اور کہیں کہیں تو ایک ایک کلومیٹر فاصلے پر گیٹ بنائے جاتے ہیں، زبردست سجاوت اور منڈپ ہوتا ہے اور اسٹیج کو تو اتنا سنوارا اور سجایا جاتا ہے کہ لوگ اس کو دیکھنے کیلئے اُمڈ پڑتے ہیں، جلسے کی تشہیر واہمیت کیلئے پوسٹر بھی بہت خوبصورت پنج رنگا اور سائز بھی طوفانی تا کہ پوسٹر کو دیکھ کر ہی لوگ سمجھ جائیں کہ پوسٹر کے حساب کا ہی جلسہ بھی ہوگا، جبکہ جلسے کی اطلاع تو ایک چھوٹا سا یک رنگا ہینڈ بل بھی دے سکتا ہے۔ اس پر نہ تو فضول خرچی کا غوغا ہوتا ہے اور نہ اصراف کا واویلہ اور نہ ہی کوئی یہ پوچھتا ہے کہ اس کی ابتداء کس نے کی اور یہ تمام تام جھام قرآن کریم کی کس آیت کریمہ اور کن کن احادیث کریمہ میں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ تمام آرائش وزیبائش اور سجاوٹ ورونق، یہ جھالر اور جھنڈیاں چونکہ یہ سب کچھ اپنے لئے ہے، اس منڈپ میں آکر مولوی صاحبان سجیں گے تو سب کچھ درست ہے اس میں کسی شرعی قباحت کا کوئی تذکرہ نہیں'' جو ہو رہا ہے ہونے دو'' جتنی بھی ٹیپ ٹاپ ہے ہے تو سب لوٹ پھیر کے ہمارے لئے، ہائے افسوس کہ خود کو مسلمان کہنے والے بلکہ اسلام کا ٹھیکدار کہلانے والے خود اپنی تشہیر کیلئے تو سب کچھ قبول کرتے ہیں مگر وہی سامان تشہیر نبیٔ پاک ﷺ کے اس مظلوم شہید شہزادے کیلئے برداشت نہیں کر پا رہے ہیں، بلکہ جڑ سے ہی حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ونشان ختم کرنے کے موڈ میں ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب یزیدیوں کے ابا یزید پلید سب کچھ ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد بھی ناکام ونامراد ہی دنیا سے گیا اور لعنت کا طوق اس پر اضافہ۔

ہے رسوائے زمانہ وہ یزید نابکار ابتک
مکین قلب مومن ہیں حسین باوقار ابتک (یا نبی)

حسینی عشاق وخدام نے اُس وقت بھی یزیدیت کو دھول چٹائی ہے اور اس وقت بھی یزیدیوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دینگے اور یزیدیوں کا کوئی خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

تعزیے شریف کی تعظیم کرنا استدلالی طور پر قرآن کریم سے ثابت ہے، جو چیز اللہ والوں سے نسبت حاصل کرلیتی ہے وہ قابل تعظیم ہو جاتی ہے، اور اس کی تعظیم بھی وہی کرتا ہے جس کا دل خشیت ربانی کا گہوارہ ہے۔ نسبت والی چیز کا احترام کرنا ہر ٹھرے اور کھرے کا کام نہیں ہے۔

All India Mission Mojaddid Moradabadi

یزیدی کیمپ کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا کہ تعزیہ شریف کے سامنے فاتحہ نہیں دینی چاہیئے کہ لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے، مگر یہ یزیدی لوگ خطرے کا یہ سگنل کہاں کہاں دکھائیں گے۔ تعزیے شریف کے سامنے اگر نیاز وفاتحہ دینا اسلیئے جائز نہیں ہے کہ لوگ کیا سمجھیں گے تو پھر مزارات اولیاء کرام پر بھی نیاز وفاتحہ بند کر دینا چاہیئے کہ پتہ نہیں لوگ کیا سمجھیں گے کہ صاحبِ قبر کی فاتحہ ہو رہی ہے یا قبر کی فاتحہ ہو رہی ہے یا سیدھے قبر کی پوجا ہو رہی ہے۔ اور اگر یہ جذبۂ منحوس اور جوان ہو جائے تو پھر یوں بھی کہئے گا کہ گنبد خضریٰ کی چھاؤں تلے کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر سلام بھی نہ پڑھا جائے کہ پتہ نہیں لوگ کیا سمجھیں گے کہ جالیوں اور مٹی کے ڈھیر کو سلام کر رہے ہیں، اس خطرے کو ایک یزیدی کیمپ نے تو محسوس بھی کر لیا ہے اور اس پر ان کا سخت پہرہ بھی ہے کہ کسی کو رک کر ہاتھ باندھ کر سلام نہیں پڑھنے دیتے۔ یہ کالا اور اندھا قانون تو ابھی آپکے گھر میں دم توڑ دیگا کہ آپکے یزیدی مشن کا تڑپتا لاشہ بیچ چوراہے پر ہوگا۔

نماز جنازہ کہ گھر کے مردے کو نہلا دھلا کر سفید کپڑے پہنا کر میدان میں رکھ دیا اور سبکے سب ہاتھ باندھکر جنازہ سامنے رکھکر کھڑے ہو گئے اور آہستہ آہستہ کھوپڑی بھی ہلانے لگے، اگر کوئی یہ سمجھنے لگے کہ مسلمان مرتے ہی خدا ہو جاتا ہے اور ساری قوم اسکی پوجا پاٹ میں لگ جاتی ہے تو کیا نماز جنازہ اسلیئے چھوڑ دی جائیگی کہ لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے۔ عشاق حسینی کا ہر موقع پر ایک ہی جواب ہوگا یہ اونی پونی سمجھ والے جائیں اپنی ایسی تیسی میں۔ ہم قبر کی فاتحہ نہیں پڑھتے صاحبِ قبر کی فاتحہ پڑھتے ہیں، ہم جنازے کی پوجا پاٹ نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے مسلمان میت کیلئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔ اسی طرح تعزیے کے سامنے تعزیے کی نہیں بلکہ نبی کے نواسوں کی فاتحہ کرتے ہیں جنہوں نے

خون سے اپنے جلا کے رہ مولیٰ میں چراغ

راستہ امت نانا کو دکھاتے ہیں حسین (یا نبی)

''لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے'' نیک کاموں کو بند کرانے کیلئے یہ انگریزی فارمولہ براہ سعودیہ نجدیہ بھارت کے یزیدی کیمپوں میں براجمان ہوا ہے۔

یزیدی کیمپ کی طرف سے تعزیہ شریف کے دفن کرنے پر بھی آوارہ لب و لہجے میں ہو ہا مچائی

All India Mission Moradabadi

جاتی ہے کہ فرضی کربلائیں بنا رکھی ہیں اور وہاں تعزیہ دفن کیا جاتا ہے اور یہ ایک گورکھ دھندہ ہے اور اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہاں بھی اگر کہدیا جاتا تو بات کچھ بن جاتی کہ یزیدی اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ محمدی اور حسینی اسلام میں گنجائش ہی نہیں بلکہ اس کی باقاعدہ تعلیم و تبلیغ ہے۔

قرآن کریم کے اوراق اگر بوسیدہ ہو جائیں یا دینی کتب اگر خستہ ہو جائیں تو انکے لئے اسلامی قانون یہ ہے کہ انہیں یا تو دفن کر دیا جائے یا پھر انہیں اس طور پر پانی میں ٹھنڈا کر دیا جائے کہ وہ سطح آب پر آکر تیر نہ سکیں جس سے بے ادبی ہو کیونکہ قرآن کریم کے ان کاغذی صفحات کو اللہ کے کلام سے نسبت ہے اور دینی کتب کے اوراق کو اللہ و رسول و خاصان خدا کے ذکر سے نسبت ہے لہٰذا انکی بے حرمتی نہ ہونے پائے، ایسے اُپائے کئے جائیں کہ انکی قدر و منزلت باقی رہے، لہٰذا انہیں دفن کرنے اور پانی میں ٹھنڈا کرنے کا طریقہ اسلام نے دیا۔

اب تعزیہ شریف کا دس محرم شریف کے بعد کیا کیا جائے، تو اسکے دو ہی طریقے ہیں ایک تو یہ کہ اسکو امام باڑہ شریف میں رکھدیا جائے یا پھر مسجد و مدرسے میں مچان پر بحفاظت رکھدیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسکو دفن کر دیا جائے یا پانی میں ٹھنڈا کر دیا جائے تاکہ تعزیہ شریف اور اسکے اجزاء بے حرمتی سے محفوظ ہو جائیں۔ تو تعزیہ شریف کو دفن کرنا یا پانی میں ٹھنڈا کرنا از روئے شرع شریف درست ہے، یہ بھی تعظیم ہی کا ایک عنوان ہے۔

گزشتہ سال بریلی کے ایک گاؤں میں اس بات پر لے دے مچ گئی کہ یزیدیوں کا کہنا تھا کہ جس مسجد میں تعزیہ رکھا ہو اس مسجد میں نماز جائز نہیں اور پڑھی جائے گی تو نماز نہیں ہوگی۔ یزیدی مولوی اپنے چند یزیدیوں کے ساتھ اس موقف پر ڈٹے تو پورا گاؤں اس پر جم گیا کہ تعزیہ شریف مسجد ہی میں حسب سابق رہے گا اور حسب سابق تعزیے کے مسجد میں رہتے ہوئے نماز بھی ہوتی رہے گی۔ جب حسینیوں اور یزیدیوں میں ٹھن گئی اور نوبت بجنے والی ہی تھی کہ فریقین میں طے ہوا کہ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ نعیمیہ مرادآباد شریف سے مسئلہ معلوم کر لیا جائے، قدیری دارالافتاء جو فیصلہ دے گا وہ ہم فریقین کو منظور ہوگا۔ لہٰذا فون آیا، فون کرنے والا یزیدی تھا جو کہ اسکے سوال کے تیور بتا رہے تھے۔ مذکورہ مسئلہ مجھ سے معلوم کیا

All India Mission Moradabadi

گیا، میں نے فون پر ہی مسئلہ بتا دیا کہ جس مسجد میں تعزیہ شریف ہوگا اُس مسجد میں نماز درست ہے اور وہ مسجد سنیوں اور حسینیوں کی ہی ہوگی، تعزیے کی موجودگی اس بات کی علامت ہوگی کہ اس مسجد کا یزیدی کیمپوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، تو اس نے انتہائی مایوس لہجے میں فون پر کہا" اب تو تعزیہ مسجد میں ہی رہے گا" اور فون رکھ دیا۔

جب مسجدوں میں عید میلاد النبی اور اعراس مبارکہ کے دوسرے بورڈ حفاظت کیلئے رکھے جاسکتے ہیں تو پھر تعزیہ شریف کیوں نہیں رکھا جاسکتا۔ یزیدیوں کی قبروں کے طغرہ جات جب مسجدوں میں لٹکائے جاسکتے ہیں تو نبی کے شہزادوں کے سامان تشہیر کو حفاظت کیلئے مسجدوں میں کیوں نہیں رکھا جاسکتا اور اس کی موجودگی میں نماز نہ ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔

ہر سنی حسینی مسلمان سوچے کہ ہر گھر میں محفل میلاد شریف ہوتی ہے، ہر محلے اور ہر شہر میں دینی جلسے ہوتے ہیں، ان میں گھر کی دریاں اور چاندنیاں بچھائی جاتی ہیں گھر کی چوکیاں اور تخت بچھائے جاتے ہیں یا پھر کرائے کا سامان منگایا جاتا ہے اور یہ کرائے کا سامان اس دینی جلسے سے پہلے بھی کسی سوانگ، سرکس، رنڈی کے ناچ، کتھا و کیرتن میں استعمال ہوتا ہے اور آج کے بعد بھی ان مذکورہ کاموں میں استعمال ہوگا اور یہی حال ہے لائٹ اور سجاوٹ کے سامان کا کہ وہ بھی کل کہاں کہاں استعمال ہوا ہے اور پھر کل کو کہاں کہاں استعمال ہوگا، مگر ان سکو محفل رسول، بزم رسول، منبر رسول کا نام دیدیا گیا، اب مولانا صاحب بار بار یہی کہیں گے کہ یہ بزم رسول ہے یہ منبر رسول ہے کوئی مسلمان سر برہنہ بھی وہاں نہ جائے گا کہ بزم رسول ہے، کوئی داڑھی منڈا منبر رسول پر از روئے شرع نہیں بیٹھ سکتا کہ یہ منبر رسول ہے۔ چند گھنٹوں کیلئے اس سامان کو محفل ذکر رسول میں لگالیا تو آداب واحترام کی بہتات و برسات دیکھی جارہی ہے، ان دری چادروں جھالروں جھنڈیوں تخت اور چوکیوں کو ذکر رسول سے تھوڑی دیر کیلئے نسبت ہوگئی ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ سارا کا سارا سامان یہاں سے اُکھڑ کر سوانگ یا کیرتن یا ناچ گانے کی سبھا میں چلا جائے، مگر وقتی نسبت نے اس کرائے کے سامان کو عظمتیں دیدیں کہ اب کوئی اس محفل میں بیڑی سگریٹ نہیں پی سکتا کہ بزم رسول ہے، محلے کا کتا جو دن بھر یہیں پر گھومتا ہے اب اگر آجائے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسکو بھگایا

جائے گا کہ یہ بزم رسول ہے کتا کیسے آگیا۔ یہ وقتی نسبت کی جلوہ گری ہے کہ گھر کی چادروں اور چہار دیواری کی تعظیم کی جارہی ہے، کرائے پر آئے ہوئے ڈیکوریشن کی سامان کی تعظیم کی جارہی ہے، چندمنٹ کے بعد ٹائیں ٹائیں فش ہو جائے گی، مگر تعزیہ شریف تو بنایا ہی گیا ہے پر چار حسینی کیلئے، اس کا تو مقصد ہی تشہیر حسینی ہے، وہ تو نہ پہلے ہی گندی جگہوں پر استعمال ہوا ہے اور نہ ہی بعد میں کسی گندی جگہ استعمال ہوگا، تو اس حسینی نسبت رکھنے والے تعزیے شریف کی تعظیم بلا شبہ روحِ ایمان ہے بلکہ عشق حسینی کی پہچان ہے اور عظیم نسبت حسینی رکھنے والے تعزیے شریف کی وہی تعظیم کرے گا جس کا دل جلوہ گاہ خشیت رب ہوگا، جو دل کا متقی ہوگا جس کا دل متقی ہوگا۔ اور جس کا دل بلائے یزیدیت میں گرفتار ہوگا اسکی اپنی یزیدی ٹیکنک ہوگی اور یزیدی سوچ ہوگی، وہ اسی پر ننگا ناچ کرے گا۔

تعزیہ شریف ایمان والوں کی نظر میں بہت ہی محترم و معظم ہے۔ ایمان والوں میں بھی دو جماعتیں ہیں ایک عوام دوسرے خواص، تعزیہ شریف ہر دو جماعتوں میں محترم و معظم ہے اور دونوں جماعتوں نے تعزیہ شریف کا انتظام واہتمام بھی کیا ہے اور اکرام واحترام بھی۔

تعزیہ شریف آج کی کوئی نئی بات نہیں ہے صدیوں سال پرانی بات ہے۔ بھارت میں تقریباً آٹھ سو سال پہلے کی تعزیہ شریف کی روایت ملتی ہے۔ چنانچہ پیر طریقت عالم باعمل حضرت علامہ سید اختیار عالم میاں جعفری مداری سجادہ نشین مکنپور شریف فرماتے ہیں:

تعزیہ داری کا آغاز حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر زادے فرزند معنوی اور خلیفہ و جانشین قطب الاقطاب حضور خواجہ سید محمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اور آج بھی خانقاہ عالیہ مداریہ مکنپور شریف میں یہ معمول جاری ہے۔

ہر سال نویں و دسویں محرم الحرام کو خانقاہ کی طرف سے دو تعزیئے تیار کئے جاتے ہیں جن کے اخراجات کی کفیل درگاہ معلیٰ ہی ہوتی ہے۔ خانقاہ شریف کی آمدنی سے خانقاہ شریف کے مصارف کا سالانہ بجٹ پاس کیا جاتا اس میں لازمی طور پر دو تعزیوں اور انکے گشت وراستے میں لائٹ وغیرہ کے مصارف کا بجٹ ہوتا ہے جو تقریباً پچیس سے تیس فیصد خانقاہ مداریہ کی جانب سے کیا جاتا ہے۔

All India Mission Moradabadi

آیئے! اب بھارت کی ایک اور عظیم ذات گرامی کا معمول بھی ملاحظہ فرمائیں:
۲۵ محرم شریف کو سیدنا حضور بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک کے موقع پر حضور بابا صاحب کا چلہ خانہ کھلتا ہے جسمیں سیدنا سلطان الہند غریب نواز حضور معین الملت والدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چاندی کا تعزیہ شریف رکھا ہوا ہے، زائرین اسکی زیارت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ (دین محمدی اور تعزیے داری)

ہندوستان کا مسلمان دو بزرگوں کا مرہون منت ہے (۱) سیدنا حضور مدار العالمین سلطان الاولیاء سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (۲) سیدنا حضور سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ سید معین الدین حسن اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور ان دونوں خانقاہوں میں نسلاً بعد نسل قرناً بعد قرن تعزیہ شریف بنتا چلا آرہا ہے اور اس کی تعظیم و توقیر زیارت و سعادت کا پرچار تو صدیوں کو محیط ہے۔

گویا کہ بھارت واسیوں کو جہاں سے اسلام ملا ہے وہاں سے تعزیہ شریف بھی ملا ہے لہٰذا حسینی مستانے اپنے ان جلیل القدر بزرگوں کی خانقاہوں سے نشر ہونے والے پیغام کو قبول کریں اور تشہیر حسینی کیلئے تعزیہ شریف بنائیں اور برائے اعلان ڈھول تاشہ بھی بجائیں، شربت کی سبیلیں بھی لگائیں اور نیاز و فاتحہ بھی دلائیں اور محافل ذکر شہادت سجائیں اور روح حسینی کو خوش کرنے کا جشن منائیں اور یزیدیوں کو خوب جلائیں، اتنا جلائیں کہ کواب ہو جائیں۔

یزیدی کیمپ پُر فریب طریقے سے یہ ذہن سڑاتا ہے کہ وہ تو بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور ہم کھچڑا اور شربت کھا پی کر موج و مستی ماریں۔

اس یزیدی استدلال کے طرز پر تو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ پیارے رسول ﷺ تو فقر و فاقہ کی زندگی بسر فرمائیں اور چٹائی پر جلوہ گستر ہوں اور یہ یزیدیت کے ٹھیکدار مرغ پلاؤ، چکن تندوری، اُڑد کی پھریری دال، ٹھنڈی کھیر، ککڑی اور سردہ، اور سوڈا واٹر، موجودہ پیپسی وغیرہ اُڑائیں اور بعد مرنے کے بھی اس کی فرمائش کریں، انہیں شرم آنی چاہیئے۔ کیا یہ یزیدیت کے ٹھیکدار لوگ چکن اور چکن پلاؤ کو منع کریں گے۔ اور پیارے رسول نے اونٹ اور دراز گوش کی سواری فرمائی ہے، یہ یزیدیت کے ٹھیکدار نہ گدھے پر سوار نظر آتے ہیں اور نہ یہ

All India MISSION MORADABADI

یزیدی اونٹ پر سوار دکھائی پڑتے ہیں۔ یہ بیکار فرسودہ فارمولے والے کاروں میں براجمان نظر آتے ہیں، آج اگر کوئی کہے کہ ہائے رسول تو اتنی معمولی سواری پر جلوہ گستر تھے اور آج کے یزیدی ٹھیکدار پلین اور ہیلی کاپٹر میں اُڑ رہے ہیں ٹرینوں اور کاروں میں بھاگے جا رہے ہیں، تو کیا جواب دینگے یہ بوگس نعرہ لگانے والے کہ کربلا میں امام حسین اور ان کے رفقاء بھوکے پیاسے رہے اور ہم کھچڑا اور شربت کھائے پئیں۔

کھچڑا اور شربت اس مقدس نظریئے کے ساتھ بنایا اور کھایا پیا جاتا ہے جسکو اسلام میں ایصال ثواب کہا جاتا ہے اور ایصال ثواب بہرحال قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی مقدس تعلیم ہے۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتب (۱) ثبوت ایصال ثواب (۲) اسلام میں ایصال ثواب۔

ایک چالاک یزیدی نے تعزیہ شریف کا رشتہ حضرت امیر تیمور لنگ بادشاہ سے جوڑ کر اور پھر حضرت امیر تیمور لنگ کو شیعہ بتا کر تعزیہ شریف سے اپنی بھڑاس نکالی ہے۔

اگر تعزیہ شریف کا رشتہ حضرت امیر تیمور لنگ رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ہو تو کوئی مذائقہ نہیں کیوں کہ حضرت امیر تیمور لنگ شیعہ نہیں تھے۔

آیئے تحقیق کی دنیا میں اور اس سلسلے میں ایک مفصل فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔

ALL INDIA MISSION MOJADDID MORADABADI

حضرت امیر تیمور لنگ کون تھے؟

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

کیا فرماتے ہیں شہزادۂ سیدنا حضور مجدد مرادآبادی حضور شیر اہلسنت خطیب اعظم قبلہ اس بارے میں کہ:

ایک یزیدی نے لکھا ہے کہ تعزیہ بنانا حرام ہے اور اسکا دیکھنا بھی حرام ہے، اگر تعزیہ سامنے سے آرہا ہو تو اُسے دیکھ کر کر منھ پھیر لینا چاہئیے۔ اس یزیدی نے تعزیہ حرام ہونے کے سلسلے میں نہ تو قرآن کریم کی کوئی دلیل دی ہے اور نہ احادیث کریمہ نقل کی ہیں۔ بس لے دیکے یہ بکواس کی ہے کہ تعزیہ کا موجد تیمور لنگ بادشاہ تھا اور وہ شیعہ تھا، اس نے اس بدعت کو جنم دیا ہے۔ مگر اس یزیدی نے تیمور لنگ کے شیعہ ہونے کی کوئی دلیل یا حوالہ نہیں دیا ہے۔ ہمارے پیش نظر آپکی کتاب "تعزیہ شریف کا شرعی حکم" ہے

اور اس میں آپ نے تعزیہ شریف کے جواز پر قرآن کریم واحادیث کریمہ اور فقہ حنفی سے جو استدلال کئے ہیں ان سے حسینیوں کے کلیجے ٹھنڈے ہوئے ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ امیر تیمور لنگ کے بارے میں بھی ارشاد فرمائیں کہ وہ کون تھے، کیا امیر تیمور لنگ واقعی شیعہ تھا کہ سنی تھے؟

آپ اس سلسلے میں مضبوط اور ٹھوس تفصیلات سے نوازیں جو مدلل ہوں۔

فقط: محمد غفران قدیری، محمد نعیم چشتی برہم پوری دہلی

الجواب بعون الملک الوهاب والصلوٰة والسلام علیٰ حبیبه الانتخاب وآله و اصحابه الیٰ یوم الحساب۔

امـا بعد: سیدنا جد کریم شیخ الشیوخ حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوخار شریف آٹھویں صدی ہجری کے زبردست روحانی پیشوا ہوئے ہیں، سلسلۂ نقشبندیہ کے بانی سیدنا شیخ المشائخ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو مرشد حضرت امیر کلال ہی ہیں۔ اور سیدنا امیر کلال کے ہی چہیتے مرید ہیں حضرت امیر تیمور لنگ علیہ الرحمہ، اور انہیں پیرو مرشد سے بے پناہ عقیدت اور پیرو مرشد کو ان سے بے پناہ محبت تھی اور یہ رشتہ اٹوٹ رہا۔

آج سے تقریباً چھ سو سال پہلے سیدنا حضرت امیر کلال کے وصال شریف کے پچاس برس کے بعد ان کے نواسے حضرت علامہ مولانا سید شہاب الدین علیہ الرحمہ نے ایک کتاب تحریر فرمائی جسکا نام ہے "آگاہی سید امیر کلال" اس کتاب میں واضح طور پر مذکور ہے کہ امیر تیمور لنگ کون تھے کیا تھے۔ آپ اس کتاب کے اُردو ترجمے کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں تو آپکو یقین ملے گا کہ امیر تیمور لنگ ہرگز ہرگز شیعہ ورافضی نہیں تھے۔ چونکہ وہ سیدنا امیر کلال کے محبوبِ نظر تھے اور کوئی رافضی کسی بزرگ کا محبوبِ نظر ہرگز نہیں ہوسکتا۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

بیان کیا جاتا ہے ایک مرتبہ حضرت امیر کلال نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد بخارا سے اپنے گھر کی طرف جارہے تھے۔ جب کلاباد پہونچے تو دیکھا کہ کلاباد اور فتح باد کے

درمیان کچھ لوگ سبزہ زار پر بیٹھے دینی موضوعات پر باتیں کررہے ہیں اور وہ درویشوں کے مقامات اور درجات، اولیاء اللہ کی کرامات اور انکی ولایت پر بحث کررہے تھے۔ ان لوگوں میں امیر تیمور بھی شامل تھے۔ جب امیر تیمور کی نظر حضرت امیر کلال اور انکے ساتھیوں پر پڑی تو تیمور نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا کہ حضرت امیر کلال اور انکے مریدین ہیں۔ جب امیر تیمور کو یہ علم ہوا تو وہ تیزی سے آپکے پاس آئے اور سر تسلیم خم کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے بزرگوار! اے راہِ یقیں کے رہبر! میں آپکے پاس یہ امید لیکر آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ حکم فرمائیں تاکہ ہم جیسوں کو اطمنان قلب نصیب ہو۔ یہ سنکر حضرت امیر کلال نے فرمایا دُرویشوں کی باتیں مخفی ہوتی ہیں، ہمارا یہ کام نہیں کہ خود ہی کوئی بات کہدیں اپنے بزرگوں کی طرف سے جب تک ہمیں کوئی اشارہ نہیں ملتا کچھ کہتے نہیں۔ لیکن آپ غفلت میں نہ رہیں اور انتظار کریں تمہارے معاملات کے سلسلے میں مجھے ایک عظیم روشنی نظر آرہی ہے جو تم تک پہونچے گی۔ اسکے بعد حضرت امیر کلال گھر پہونچکر خلوت نشیں ہوئے، پھر باہر نکلے اور عشاء کی نماز جماعت کیساتھ پڑھی جسکے بعد مشائخ بزرگوں کی روحانیت کے طفیل ایک اشارہ اور اطلاع پہونچی تو آپنے اپنے ایک ہمراز شیخ منصور ساکن قرامان کو بلاکر کہا کہ جلدی سے امیر تیمور لنگ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ بغیر توقف خوارزم کی طرف روانہ ہو جائے، اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے اور اگر کھڑا ہو تو روانہ ہو جائے کیونکہ بزرگوں کی ارواح نے اشارہ دیا ہے کہ ساری حکومت اسکے اور اسکی اولاد کیلئے قرار دی گئی ہے۔ جب خوارزم قبضے میں آجائے تو سمرقند کی طرف بڑھے۔ جب شیخ منصور امیر تیمور کے پاس پہونچے تو اُسے اپنا منتظر پایا اور شیخ منصور نے سارا پیغام اُسے پہونچادیا تو امیر تیمور بلا تاخیر روانہ ہو گئے۔ جب کچھ راستہ طے کیا تو رہزنوں کا ایک ٹولہ آیا اور امیر تیمور کے خیمے کے گرد گھیرا ڈال کر ڈھونڈا مگر وہ کسی کو نہ ملے، نہ تو ان کا کچھ پتہ چلا اور نہ ہی کسی نے انہیں کچھ بتایا، اسطرح خداوند نے اُسے سلطنت عطا کی۔ جب خوارزم سے کامیاب و کامراں فاتح

ALL INDIA MISSION MUJADDID MORADABADI

بنکر واپس ہوئے تو سمرقند میں آکر قیام کیا۔یہیں سے انکے حالات لمحہ بہ لمحہ اور دن بدن بہتر ہوتے چلے گئے اور فتوحات ہوتی چلی گئیں۔روایت ہے کہ ایک دن امیر تیمور شیخ شمس الدین کلال کبشی کیساتھ حضرت امیر کلال سے ملاقات کیلئے آئے، راستے میں ایک شخص کو دیکھا جو ایک بھیڑ پکڑے ہوئے حضرت امیر کلال سے ملاقات کیلئے آرہا تھا، جب وہ گاؤں کے نزدیک پہونچے تو ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو انہیں حضرت امیر کلال کے گھر پہونچاتا، انہوں نے دیکھا کہ اچانک سامنے سے حضرت امیر کلال آئے اور انہیں اپنے گھر لیگئے۔اس زحمت پر انہوں نے حضرت امیر کلال سے معذرت کی جس پر امیر کلال نے فرمایا اے بھائی! جو لوگ کسی درویش کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو وہ راستہ نہیں بھٹک سکتے، اس شخص نے بھیڑ کو حضرت امیر کلال کے سامنے پیش کیا مگر وہ اسکے ہاتھ سے نکل کر بھاگ گئی، یہ دیکھ کر وہ شخص بھیڑ کو پکڑنے کیلئے دوڑا جس پر حضرت امیر کلال نے فرمایا اے بھائی آپ زحمت نہ کریں یہ خود آجائیگی۔اس کے بعد شیخ شمس الدین کبشی، امیر تیمور اور یہ شخص خانقاہ میں بیٹھ گئے اور بھیڑ خود واپس آگئی اور زمین سے سر لگا کر بیٹھ گئی۔حضرت امیر کلال نے حکم دیا بھیڑ کو ذبح کر کے مہمانوں کیلئے کھانے کا انتظام کرو۔اسکے بعد حضرت امیر کلال نے فرمایا اے شیخ شمس الدین جو شخص خداوند عالم کیلئے کوئی کام اس طرح کرتا ہے کہ کسی شخص کو علم نہ ہو تو خداوند عالم اسکے تمام کاموں میں اسکی کفایت کرتا ہے کہ اس میں کسی کا ہاتھ شامل نہیں ہوتا۔جب شیخ شمس الدین اور امیر تیمور نے یہ حال دیکھا تو انکے کمال کے معترف ہوئے اور دونوں آپکے دامن سے وابستہ ہو گئے اور آپ نے انہیں اپنی فرزندی میں قبول کیا اور اُسی وقت انکو اجازت سے سرفراز کیا اور امیر تیمور کے بارےمیں شیخ شمس الدین کو نصیحت کی کہ انکی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے امیر تیمور اس بلند مرتبہ ومقام پر پہونچے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔جب امیر تیمور کا سمرقند میں قیام تھا تو بخارا میں حضرت امیر کلال کی خدمت میں ایک قاصد کو روانہ کر کے پیغام بھیجا کہ آپ یہاں تشریف لے

All India Mission Mojaddid Moradabadi

آئیں تا کہ کُل رعایا کو زیارت کا شرف حاصل ہو جائے اور اگر ہم سلام کرنے آپکے گاؤں جائیں تو جیسا کہ خداوند عالم کا فرمان ہے ''ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها'' ۔ (ترجمہ) بیشک بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں تو خراب کردیتے ہیں اسکو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۱۲) اور شاید اسی بنا پر بعض لوگوں کو تشویش ہو جائے لیکن اس وقت آپ ہمارے حاکم ہیں، جیسا حکم فرمائینگے ہم عمل کرینگے۔ جب یہ قاصد حضرت امیر کلال کے پاس پہنچا تو آپنے یہ عذر پیش کیا کہ ہم تو دعاء میں مشغول ہیں اور یہ ہمارا کام بھی نہیں ہے کہ کسی کے پاس جائیں اور ساتھ ہی اپنے ایک بیٹے امیر عمر کو معذرت کیلئے قاصد کیساتھ بھیجدیا اور کہا بیٹے! امیر تیمور کو خبردار کرنا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خداوند عالم کے ہاں تمہارا کوئی مقام ہو تو تقویٰ اختیار کرو، عدل قائم کرو، دوسرے یہ کہ فقراء ہمیشہ مومنوں کیلئے دعاء کرتے رہتے ہیں، اگر وہ دنیا کی خواہش کرنے لگیں تو انکی دعائیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ انکی قبولیت میں پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ امیر عمر کو یہ نصیحتیں کرنے کے بعد آپنے انہیں امیر تیمور کے پاس روانہ کیا۔ جب آپکے فرزند امیر تیمور کے پاس پہونچے تو اسنے انہیں چند دن کیلئے روک لیا، اسکے بعد امیر عمر نے واپسی کی اجازت چاہی تو امیر تیمور نے نیازمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بخارا کی حکومت آپکی نذر ہے۔ امیر عمر نے جواب دیا کہ اسکے قبول کرنے کی اجازت نہیں۔ امیر تیمور نے کہا پھر صرف بخارا کا شہر قبول کرو۔ امیر عمر نے کہا اسکی بھی اجازت نہیں، جس پر تیمور نے کہا جس گاؤں میں آپ مقیم ہیں اسے ہی قبول کر لیجئے، انہوں نے اِسے بھی قبول نہیں کیا، تب امیر تیمور نے کہا ہم حضرت امیر کلال کیلئے کیا تحفہ بھیجیں جو انکے شایانِ شان اور مناسب ہو، نیز ہمارے تقرب کا وسیلہ بھی بن سکے، یہ سنکر امیر عمر نے کہا ہمارے والد نے آپکو یہ پیغام دیا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ والوں کے دل میں تمہارا مقام و مرتبہ رہے تو ہر وقت تقویٰ اور انصاف اختیار کرو جو بادشاہوں کیلئے خداوند عالم کے تقرب کا ذریعہ ہے اور یہی سبکو پسند ہے اور اسکی وجہ سے آدمی سب میں مقبول ہو جاتا ہے۔ (آگاہیٔ امیر کلال صفحہ ۶۲ تا ۶۵)

ایک صدی پیشتر ایک اور کتاب تحریر کی گئی جس کا نام ''قبلہ نما عرف تحقیق الکلال'' ہے، جسکے مصنف جناب نثار علی شہرت مرحوم سابق ڈائریکٹر سرشتہ تعلیم ریاست جموں کشمیر ہیں، اس کا بھی ایک حوالہ ملاحظہ کریں:

''چنانچہ امیر تیمور گورگان آپ (حضرت امیر کلال) کا مرید اور خادم خاص تھا اور آپ ہی کی امداد باطنی سے اسے اللہ تعالیٰ نے بہت سے ممالک کی بادشاہت عطا فرمائی تھی۔ پس امیر تیمور کی اولاد یعنی شاہان مغلیہ دہلی آپکی عزت و احترام کرتے رہے اور وقتاً فوقتاً آپکی اولاد میں سے جو لوگ ہندوستان آتے رہے ہیں انکو دربارِ شاہی کی طرف سے جاگیریں ملتی رہی ہیں'' (قبلہ نما عرف تحقیق الکلال صفحہ ۱۹)

سیدنا حضرت امیر کلال کی یہ نوازشات وعنایات کسی رافضی پر کیوں ہونگی، کوئی رافضی ان سے کیوں مرید ہوگا، اور اگر کوئی رافضی کسی اللہ والے سے مرید بھی ہوجائے تو مرید ہونے کے بعد رافضیت کہاں رہ سکتی ہے۔ امیر تیمور کو شیعہ ورافضی بتانا یہ بھی کھلی یزیدیت ورافضیت ہے۔ آجکل جاہلوں کو علامہ اور اجہلوں کو امام کہا جانے لگا ہے اور ان جاہلوں کی کہی باتوں کو آسمانی سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ سارے فتنے جنم لیتے ہیں۔

اس دور میں تعزیہ شریف کی برائی وہی کریگا جسکی آنکھ یزید پلید سے لڑی ہوگی۔ مسلمان ایسے سنی نمایزیدیوں سے ہوشیار و بیزار رہیں جو تعزیہ شریف کے خلاف زہر اگلتے ہوں اور امیر تیمور علیہ الرحمہ کو رافضی یا شیعہ بکتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ورسول الاعلیٰ اعلم جل مجدہ وصلی اللہ علیہ وسلم

سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری عفاعنہ البصیر

قدیری دارالافتاء مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، محلہ کسرول مرادآباد شریف

۲۸ رجنوری ۲۰۱۶ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی شریف ۱۴۳۷ھ جمعرات

کچھ یزیدیوں نے تو یہاں تک لکھ مارا ہے کہ یزید کے محل میں قتل حسینی کا جشن منایا گیا تھا اور وہاں ڈھول تاشے بجے تھے لہٰذا یہ عاشقان حسینی یزید پلید کی سنت پر عمل کرتے ہیں اور اس

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

اعتماد سے لکھا ہے کہ جیسے یہ بھی بزم یزید پلید میں بحثیت ور کر موجود تھا اور لنگاڑا اسی کے گلے میں لٹکا ہوا تھا۔

کتنا سنگین الزام ہے عاشقان حسینی پر اور عشاق حسینی کو راہ حسینی سے پھسلانے کا کیا ہی شاطرانہ انداز ہے۔ اگر یزید کے یہاں یہ سب کچھ ہوا بھی تھا خوب شادیانے بجے تھے اور یہ آج کے یزیدی چشم دید گواہ بھی ہیں تو وہ پلید جانے یا اسکے حمایتی۔

ہم تو ماہ محرم کا چاند نظر آتے ہی ڈھول اسلئے بجاتے ہیں کہ پوری دنیا کو کربلا کے ظلم کی داستان معلوم ہو جائے کہ یہود و نصاریٰ بھی رہتے ہیں ابن سبا کے چمچے بھی رہتے ہیں، کلمۂ طیبہ پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جسکا کلمہ پڑھتے ہیں اس کی آل کو تہہ تیغ بھی کرتے ہیں۔

وہ کلمہ گو تھے جو آل نبی کو قتل کیا
وہ کلمہ گوئی حقیقی بھی تھی، سوال ہے یہ (یاحبیب)

نماز میں تو آلِ رسول پر نمائش کے طور پر درود شریف پڑھتے ہیں لیکن کربلا کے میدان میں انہیں آلِ رسول پر تیغ ستم بھی چلاتے ہیں اور بھوک و پیاس میں تڑپا تڑپا کے قتل کرنے کی شقاوت دوجہاں حاصل کرتے ہیں۔

وہ کونسا صاحبِ ایمان ہے جو یزیدی نیت سے ڈھول بجاتا ہے کہ بہت اچھا ہوا کہ نبی کے لالوں کا قتل عام ہو گیا، بہت اچھا ہوا کہ نسل رسول تباہ و برباد ہوگئی، فاطمی شہزادے کو بے بسی اور بیکسی اور دشت غربت نصیب ہوا۔

سچائی یہ ہے کہ حسینی جیالوں کا ڈھول بآواز بلند اعلان کرتا ہے کہ یزیدی حکومت ڈھول کا پول تھی، یزیدی مشن ڈھول کا خول ہے۔

اعلان کیلئے ڈھول بجانا از روئے شرع شریف جائز ہے

سیدنا سلطان الہند غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانۂ عالیہ پر یکم رجب کو عرس کا اعلان بذریعہ ڈھول تاشہ ہوتا ہے اور ڈھول تاشہ ہی بجایا جاتا ہے۔ تمام دنیا کا مسلمان اس اعلان کو تقریباً آٹھ سو سال سے سن رہا ہے دیکھ رہا ہے۔ سیدنا حضور مخدوم علاء الدین صابر

پاک کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں بھی اعلان عرس شریف ڈھول تاشے ہی سے ہوتا ہے جو آج بھی جاری و صاری ہے۔ آیئے حوالے کی دنیا میں اور دیکھیں کہ اعلان کیلئے ڈھول بجانا ازروئے شرع کیسا ہے۔

حوالہ: نوبت بجانا اگر تفاخر کیلئے ہو تو ناجائز ہے۔ اور لوگوں کو اس سے متنبہ کرنا مقصود ہو نفخات صور یاد دلانے کیلئے ہو تو تین وقتوں میں نوبت بجانے کی اجازت ہے، بعد عصر اور بعد عشاء اور بعد نصف شب، کہ ان اوقات میں نوبت کو نفخ صور سے مشابہت ہے، یہ نیت بہت اچھی ہے، اگر نوبت بجوانے والے کو بھی اس کا دھیان ہو اور کاش سننے والے کو بھی نوبت کی آواز سنکر نفخات صور یاد آئیں، مگر اس زمانے میں ایسے لوگ کہاں، یہاں نوبت سے مقصود دھوم دھام اور شادی بیاہ کی رونق و زینت ہے۔ (بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۰۔۱۱۱)

حوالہ: عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں اس میں جھانجھ نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی ڈھب ڈھب کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ لوگوں کو بیدار کرنے اور خبردار کرنے کے ارادے سے بگل بجانا جائز ہے جیسے حمام میں بگل اسلئے بجاتے ہیں کہ لوگوں کو اطلاع ہو جائے کہ حمام کھل گیا۔ رمضان شریف میں سحری کھانے کے وقت بعض شہروں میں نقارے بجتے ہیں جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ سحری کھانے کیلئے بیدار ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے، یہ جائز ہے کہ یہ صورت لہب ولعب میں داخل نہیں۔

(بہار شریف جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۱۔ قانون شریعت جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

یہ فقہ کی کتابیں ہیں ان میں متعدد قیود کے باوجود برائے اعلان و اطلاع نوبت بجانے دف بجانے بگل بجانے نقارہ بجانے کو جائز ہی بتایا ہے۔

اعلان حسینی میں ڈھول کے استعمال کو ناجائز کہنے والے کہاں کہاں ڈھول بجانے اور بجوانے کی فکر میں ہیں اس کو دیدۂ حیرت سے پڑھئے۔

اذان جو نماز سے پہلے ہوتی ہے اسکے معنیٰ اعلان واطلاع کے ہیں اور اذان واقامت کے درمیان جو تثویب ہوتی ہے جسکو عرف عام میں صلوٰۃ بھی کہتے ہیں اس تثویب کے کیا معنیٰ ہیں۔

حوالہ: تثویب کے معنیٰ ہیں ایک اطلاع کے بعد دوسری اطلاع دینا۔ مطلب یہ ہے کہ اذان جو بذات خود جماعت کی اطلاع ہے اس کے بعد نمازیوں کو جماعت کی تیاری کی اطلاع دی جاسکتی ہے۔ یہ صورت رسول اللہ ﷺ صحابۂ کرام کے مقدس وقت میں نہ تھی، مگر کیونکہ عموماً لوگوں میں سستی پیدا ہوگئی ہے اسلئے یہ صورت جائز قرار دی گئی، اسکا حاصل یہی ہے کہ جماعت کے تیار ہونے کی اطلاع مناسب طریقے پر دیدی جائے۔ (نورالاصباح صفحہ ۴۵)

اس حوالے کا مقصد یہ ہے کہ اذان وتکبیر کے درمیان ایک اور اعلان کر دیا جائے اور نمازیوں کو اطلاع دیدی جائے۔ اس اعلان واطلاع کو تثویب کہتے ہیں اور جماعت تیار ہونے کی یہ اعلان واطلاع مناسب طریقے سے مسلمانوں کو دیدی جائے، وہ مناسب طریقے کیا کیا ہوسکتے ہیں اس کو بھی بغور پڑھیے۔

حوالہ: اصل اس باب میں یہ ہے کہ اذان اور نماز کے درمیان لوگوں کو نماز کیلئے بلانا اور جمع کرنا (کسی متعارف ذریعہ سے) مشائخ اور ائمہ نے بضرورت جائز بلکہ (۱) مستحسن قرار دیا ہے جسکو اصطلاح میں تثویب کہتے ہیں کیونکہ مسلمانوں میں روز افزوں غفلت اسکی مقتضی ہے کہ بار بار تنبیہ کی جائے اور اس تنبیہ کیلئے مشائخ رحمہم اللہ نے کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں فرمایا بلکہ (۲) ہر زمانے اور ہر جگہ کے عرف پر چھوڑا ہے کہ جو چیز لوگوں میں متعارف ہوجائے وہی ہر جگہ عمل میں لائی جائے اور بعینہ ایسا ہے جیسے رمضان مبارک میں ابتدا اور انتہائے سحر کیلئے ہر شہر وقصبے میں اپنے عرف کے موافق مختلف صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، کہیں گھنٹہ بجاتے ہیں، کہیں نقارہ وطبل کہیں گولہ وتوپ چھوڑی جاتی ہے اور عموماً فقہاء نے اسکو جائز ومستحسن قرار دیا ہے، الیٰ آخرہ۔ (فتاوٰی دار العلوم دیوبند جلد اول و دوئم صفحہ ۷۰)

تثویب (صلوٰۃ) کا تفصیلی مسئلہ ''نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' اور ''جامع مداری شریف'' کے باب التثویب میں ملاحظہ فرمائیں۔ مگر سر دست یہ جانتے چلئے کہ

مذکورہ عبارت میں جماعت کی تیاری کی اطلاع اور اعلان کیلئے مسجد میں گھنٹہ بھی بجایا جاسکتا ہے اور نقارۂ وطبل بھی۔ اب اس سلسلے میں کسی بھی ہیر پھیر کو ہم برداشت نہیں کر سکتے، ہم تو ڈھول تاشے کے ذریعے پیارے نبی کے پیارے نواسے کی قربانیوں اور انکے ایثار، دین نوازی کا اعلان کرتے ہیں، جو بلاشبہ جائز ہی نہیں بلکہ مستحب اور کار خیر باعث اجر وثواب ہے۔

اب خود پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان بھی ملاحظہ کرلیا جائے تو آپ کو حقیقی عرفان ملے گا کہ اعلان کیلئے دف بجانا حکم رسول ہے۔

حدیث شریف:۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اعلان کرو تم اس نکاح کا اور کیا کرو تم نکاح مسجدوں میں اور بجاؤ اس موقع پر دفوں کو۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف:۔ سیدنا حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرق نکاحِ حلال اور نکاحِ حرام کے درمیان دف کا بجانا اور آواز ہے نکاح میں۔ (نسائی شریف)

ان دونوں احادیث کریمہ کی روشنی میں بات بالکل صاف ہوگئی کہ اعلان کیلئے دف کا بجانا حکم رسول ہے۔ دف، طبلہ، نقارہ، ڈھول یہ تمام کے تمام اعلان میں درست ہیں۔ غلامان حسینی انکے ذریعہ اعلان وتشہیر ذکر شہادت حسینی کرتے ہیں، ماحول کو گرماتے ہیں جو بلاشبہ ثواب کا کام ہے۔

ماہ محرم الحرام شریف کے پہلے عشرے میں ڈھول تاشہ بجانے کا رشتہ یزید پلید سے جوڑنا یہ یزیدیوں کی سوچی سمجھی اسکیم کا ایک تاریک حصہ ہے۔ اور ماہ محرم الحرام کے پہلے عشرے میں ڈھول تاشہ بجانا برائے اعلانِ ذکرِ شہادت حسینی حسینیوں کی سوچی سمجھی عقیدتوں سے آراستہ دین وسنیت کی دودھیا چاندنی میں نہائی اسکیم کا روشن حصہ ہے۔

مسلمان گھروں میں ہوں جہاں عشرۂ محرم میں ڈھول تاشے کی آواز آئی عشاق حسینی بیتابانہ عشق وعقیدت کا نظرانہ لئے تعزیہ شریف دیکھنے کو گھروں سے باہر آجاتے ہیں اور تعزیے شریف کی زیارت کرتے ہیں اور آنسوؤں کا خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ عاشق پنجتن سیدنا حضور حافظ حاجی وارث علی شاہ دیوہ شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر

All India Mission Mojaddid Moradabadi

اکابر دین وملت کا یہی اندازِ عاشقانہ ان کی سیرت وسوانح پر مشتمل کتب میں موجود ہے۔
یزیدی تشہیر حسینی کو روکیں اور جتنا زور ہے سب لگا دیں مگر وہ ناکام و نامراد ہی رہیں گے، گزشتہ سو سال کا تجربہ شاہد ہے کہ یزیدی سورماؤں نے گھوڑے کھول لئے مگر اپنے یزیدی مشن میں کامیاب نہ ہو سکے کہ غلامان حسینی فدایان آل رسول اپنے حسینی مشن میں لگے ہوئے ہیں اور عشق حسینی کے چراغ روشن کئے ہوئے ہیں۔

ٹمٹماتا ہے کہیں کوئی ''دِیا'' تیرا یزید
اور ہر اک قلب میں ہے شمع حسینی روشن (یا حبیب)

سیدنا حضرت شاہ سید عبدالرزاق بانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

تعزیے کو کوئی یہ نہ سمجھے کہ محض کاغذ اور پنی کا بنا ہوا ہے بلکہ ارواح مقدسہ شہدائے کربلا کی توجہ خاص ہوتی ہے۔ (کرامات رزاقیہ۔ دین محمدی وتعزیے داری)

حضرت علامہ مولانا سلامت علی دہلوی تلمیذ رشید سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

خدا کا شکر ہے کہ تعزیے داری آثار اسلام میں ہے اور ایک عالم بہت سی وجہوں سے بہرور ہوتا ہے اور اس سے دینی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

(تبصرۃ الایمان۔ دین محمدی اور تعزیہ داری)

سیدنا حضرت مولانا شاہ نیاز احمد بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جلیل القدر بزرگان دین میں سے ہیں آپ کی سیرت طیبہ تعزیے شریف سے متعلق کیا درس دیتی ہے اسے پڑھیے اور وجد کیجئے۔

شب عاشورہ میں دو بجے تعزیوں کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور پانچ سات تعزیوں کی زیارت کر کے واپس آتے، اخیر عمر میں جب چلنے کی طاقت نہ رہی تو حضرت مستغرق بیٹھے تھے کہ صورت نورانی حضرت فاطمۂ زہرا سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تشریف آوری ہوئی اور فرمایا کہ میاں آج ہمارے بچوں کی زیارت کو نہ اُٹھو گے۔ حضرت شاہ نیاز پر رقت طاری ہوگئی۔ خدام کو حکم ہوا کہ ہمکو لے چلو۔ عرض کیا حضور! چارپائی پر لے چلیں؟ فرمایا نہیں، پیدل لے چلو۔ چنانچہ خدام نے دونوں جانب

All India Mission Mojaddid Moradabadi

سے بغلوں میں کندھا دیا اور حضرت نے پانچ تعزیوں کی زیارت کی اور اخیر عمر تک آپکا یہی حال رہا۔ ایک مرتبہ سورت کے رہنے والے ایک عالم دین حضرت شاہ نیاز بریلوی کے ہمراہ ہوئے، ہمیشہ کی طرح حضرت کی یہ عادت تھی کہ تعزیے کے تخت کو ہاتھ لگا کر اپنے منھ اور قلب پر پھیرتے تھے مگر اس مرتبہ حضرت نے تعزیے کے تخت کو بوسہ دیا اس پر مولوی صاحب کے دل پر خیال گزرا کہ حضرت نے یہ کیا غضب کیا، حضرت نے انکے خطرۂ قلبی پر آگاہ ہو کر ان سے تعزیے کی طرف دیکھنے کو کہا، مولوی صاحب نے دیکھا کہ تعزیے کی دونوں جانب حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں، ایک کا لباس سبز اور دوسرے کا سرخ ہے۔ مولوی صاحب کو تاب مشاہدہ نہ ہوا، گر پڑے اور ان پر بیحد رقت طاری ہوئی یہاں تک کہ لوٹنے لگے۔ حضرت وہاں سے دوسرے تعزیے کی طرف تشریف لے گئے۔ (کرامات نظامیہ۔ مخزن الخزائن صفحہ ۳۳۶۔ دین محمدی اور تعزیے داری)

ان جیسی بہت سی شہادتیں حضرات علمائے کرام و اولیاء عظام کی موجود ہیں جنہوں نے خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں، بیہوشی میں نہیں بلکہ ہوش و حواس کی درستگی کے عالم میں دل کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ ماتھے کی آنکھوں سے تعزیے شریف کو حضرات حسنین کریمین کو کاندھا دیتے ملاحظہ فرمایا ہے۔

ابھی یزیدیوں کے ترکش میں ایک تیر اور بھی باقی ہے وہ یہ کہ ان کشف و کرامات سے اسلام کا کوئی مسئلہ ثابت نہیں کیا جاسکتا تو ان تمام یزیدیوں کو فقیر قدیری کا سجھاؤ ہے کہ بلا شبہ کشف و کرامات سے دین کے کسی مسئلہ کا ثبوت تو نہیں ہوسکتا مگر دین کے کسی مسئلہ کی تائید و تصدیق ضرور ہوسکتی ہے اور اس کی کسی کو مجال انکار نہ ہوگی چنانچہ قرآن کریم اور فقہ سے استدلال کرتے ہوئے جب تعزیے کا جواز و استحباب ثابت کر دیا تو اس کی مزید تصدیق و تائید کشف و کرامات سے بھی کر دی اور ان خاصان خدا کے معمولات سے بھی، چونکہ خاصان خدا کے معمولات بھی خدا رسیدہ ہوتے ہیں کیونکہ انہیں معمولات سے اُنہیں خدا رسی ملی ہے۔ اس حقیقت کو بھی قرآن کریم کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد رب قدیر ہے:

All India Mission Mujaddid Moradabadi

(ترجمہ) اور پیروی کر تو راستے کی اس کے جو پہنچ گیا مجھ تک۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۴۹۹)

قرآن کریم کی اس صراحت کے بعد کسی کو یوں پاں کا موقع نہیں ہے۔ خاصان خدا کی پیروی انکی اتباع ان کے نقوش قدم کو چومنا اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کا خاص ذریعہ ہے۔

خاصان خدا نے تعزیے سے کس قدر وابستگی کا مظاہرہ فرمایا ہے اسکا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ:

شیخ اعظم حضرت علامہ شاہ سید اظہار اشرف صاحب اشرفی جیلانی سجادہ نشیں کچھوچھہ شریف نے اشرفی ہاؤس مرادآباد شریف میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ولی کامل سیدنا حضرت شاہ سید شہباز بھاگلپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعزیے شریف کے خلاف تھے مگر بھاگلپور میں تعزیے داری دھوم دھام سے ہوتی تھی، بھاگلپور کے اکثر ساکنان آپکے ہی مرید تھے۔ دسویں محرم تھی، ایک مرید نے عرض کیا کہ حضور تعزیے داری آپکے مریدین ہی کرتے ہیں اور آپ اسکے مخالف ہیں، اسکو حکم دیکر بند کرادیجئے، آپکو جلال آگیا اور اپنا لٹھ لیکر چلدے کہ آج سارے تعزیوں کو توڑ ڈالوں گا، مگر جب تعزیوں کے قریب پہونچے تو آپکی آنکھوں کا ساغر چھلکنے لگا اور آپ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے اور آپ نے بھی تعزیوں کو کندھا دیا۔ جب تعزیوں کا جلوس گزر گیا تو اسی مرید نے عرض کیا کہ آپ تو تعزیوں کو توڑنے گئے تھے مگر آپ پیکر ادب و احترام بنکر تعزیوں کی زیارت میں مصروف ہوگئے، تو سیدنا حضرت شہباز نے فرمایا کہ میں تو اپنے پروگرام ہی سے گیا تھا مگر میں کیا کروں کہ میں نے دیکھا کہ سیدنا سید الشہداء امام عالیمقام شہید اعظم حضور امام حسین علیہ السلام جلوس تعزیہ کے ساتھ خود چل رہے ہیں، جب دادا جان کاندھا دے رہے تھے تو پوتے نے بھی کاندھا دیدیا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ کبھی تعزیوں کی مخالفت نہ کروں گا۔ (ندائے اہلسنت ویکلی ۲۱ فروری ۲۰۰۳ء

بیانِ واقعہ کے وقت فقیر قدیری کے علاوہ عزیزی شیر اہلسنت علامہ حافظ قاری الحاج مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری (مہتمم) مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف، محسن

اہلسنت جناب الحاج حافظ محمد مسلم اشرفی ایکسپورٹر ودیگر مسلمانان اہلسنت موجود تھے۔
اس روحانی سلسلے کی ایک کڑی اور بھی ملاحظہ فرمالیجئے کہ خاصان خدا نے تعزیہ شریف سے کس قدر شیفتگی کا مظاہرہ فرمایا ہے کہ بزرگان دین نے بڑی پابندی کے ساتھ تعزیوں کی زیارت کا اہتمام فرمایا ہے۔ چنانچہ:

سیدنا تاج الشرفاء حضور قبلہ عالم علامہ سید محمد عبدالرشید میاں نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سیدنا تاج العرفاء غوث زماں علامہ شاہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف شب شہادت (دسویں رات) کو بعد نماز عشاء غسل فرماتے اور نئے کپڑے زیب تن فرماتے اور خوشبوؤں کا استعمال فرماتے اور اپنے شہزادۂ والاشان اور خلفائے کرام اور مریدین کو ساتھ لیتے پھر پیلی بھیت شریف کے تعزیوں کی زیارت کرتے اور ہر تعزیہ کے پاس فاتحہ شریف پڑھتے، دیر رات کو واپس تشریف لاتے تھوڑا آرام فرماتے پھر نماز تہجد ادا فرماتے۔

سیدنا سرکار اللہ ہو میاں صاحبِ تصنیف زبردست عالم دین اور عارف حق ہیں۔ بہت سی درسی کتب پر آپ کے قلمی حواشی ہیں، آپ کو از آمد نامہ تا بخاری شریف پورا درس نظامی مع حواشی حفظ تھا۔

سیدنا تاج الشرفاء حضور قبلۂ عالم مدظلہ النورانی پیلی بھیت شریف میں بذریعہ کار محلہ شیر محمد سے گزر رہے تھے تو آپ نے مجھ فقیر قدیری سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس مسجد کو پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یہی پہچانتا ہوں کہ مسجد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس مسجد میں دس محرم شریف کو بعد نماز ظہر سیدنا تاج الاولیاء حضور قطب زماں علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں شہزادۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسجد کی فصیل پر رونق افروز ہوتے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے اور دیگر خلفاء و مریدین بھی ہمراہ ہوتے اور آپ فصیل پر بیٹھے رہتے، اسی مسجد کے آگے سے تعزیوں کا جلوس گزرتا تھا، جب جلوس آتا تو آپ کھڑے ہوجاتے اور تعزیوں کی زیارت فرماتے اور آنکھیں بارگاہ حسینی میں آنسوؤں کا خراج عقیدت پیش کرتیں۔
جب تک پورا جلوسِ تعزیہ شریف نہ گزرجاتا آپ کھڑے کھڑے زیارت فرماتے۔

All India Mission Moradabadi

سیدنا تاج الاولیاء پیکر علم وعرفان تھے، آپ کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی سیدنا مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی بھی تھی۔ حضور تاج الالیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو درس نظامی کی اکثر وبیشتر کتب حفظ تھیں۔

دنیائے روحانیت کی عبقری شخصیت عالم پناہ سید نا حضور حافظ حاجی وارث علی شاہ دیوہ شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد وعمل بھی ملاحظہ فرمائیں:

خبردار! تعزیے کو کوئی یہ نہ سمجھے کہ خالی کاغذ پنی اور بانس کی پھچیوں کا ڈھانچہ ہے، ملحوظ رہے کہ ارواح قدسیہ سید الشہداء علیٰ عنینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ شہداء کربلا اس طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ وارث پاک عالم پناہ ماہ محرم میں تعزیہ خانوں میں جاتے تھے جب تعزیہ دار تعزیوں کو لیکر چلے جاتے تھے تب حضور وارث پاک حجرے کے اندر تشریف لاتے تھے، تعزیوں کو دیکھتے وقت چہرۂ انور کی عجیب حالت مشاہدے میں آتی تھی اور دیر تک حضور انور عالم سکوت میں رہتے تھے، عشرۂ محرم اور چہلم کے روز آستانۂ عالی پر سبیل رکھی جاتی تھی، غرۂ محرم سے عشرۂ محرم تک آپ مرثیے بھی سنتے تھے اور اہلبیت کرام کی محبت اور شجاعت و بہادری کے تذکرے سماعت فرماتے تھے۔ (مشکوٰۃ حقانیہ صفحہ ۱۱۰)

اگر اسی طرح واقعات تحریر کئے جائیں تو صفحات کے اعتبار سے تاریخ کی سب سے بڑی کتاب تیار ہوجائے مگر قارئین کی مزید تسلی و تشفی کیلئے ایک روایت اور نقل کردی جائے تاکہ بہت سے سوالات کا جواب ہوجائے۔

علم وآگہی کے آفتاب سیدنا حضور صدر الافاضل امام سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعزیہ بنانے میں پابندی سے چندہ دیا کرتے تھے اور آپ ہی کے مریدین ومعتقدین ومتوسلین اہل محلّہ آپکے مالی تعاون سے تعزیہ شریف بناتے تھے۔ گزشتہ سال ایک تقریب کے موقع پر مجھ فقیر قدیری نے بقیۃ السلف حضرت مولانا سید محمد اظہار الدین صاحب نعیمی عرف حنفی میاں سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ نعیمیہ ومتولی جامعہ نعیمیہ و خلف اصغر حضور صدر الافاضل سے دریافت کیا کہ کیا حضور صدر

All India Mission Mujaddid Moradabadi

الا فاضل تعزیہ بنانے میں چندہ دیکر تعزیہ سازی میں شریک ہوتے تھے؟
آپ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد (حضور صدر الافاضل) ہمیشہ تعزیہ بنانے میں چندہ دیتے تھے اور آپ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی تعزیے کی مخالفت نہ کی۔
(ندائے اہلسنت ویکلی ۲۱ر فروری ۲۰۰۳ء)

تعزیہ بنانے والوں کی راہوں میں ایرا غیرا نہیں بلکہ علم کا آفتاب عرفان کا ماہتاب کرنیں اور شعائیں بکھیرتا نظر آرہا ہے اور اپنے نقد عمل سے تعزیے کے جواز و استحباب پر مہر تصدیق ثبت کررہا ہے۔ اب اس تعزیہ شریف کے حق ہونے میں کیا کسر باقی ہے۔
فقیر قدیری نے جہاں تک محسوس کیا ہے کہ تعزیے شریف کی مخالفت میں یہود و نصاریٰ کی سازش کارفرما ہے چونکہ یہود و نصاریٰ کسی بھی ایسے کام کو قبول و پسند نہیں کرتے جس سے اسلامی شان و شوکت کا مظاہرہ ہو اور مسلمانوں کے دینی جذبات میں اُبھار آئے، جذبۂ جہاد میں جوانی اور بیداری پیدا ہو۔ نبی اور آل نبی اور اصحاب نبی کا وقار دلوں میں راسخ ہو۔ وہ اس کے خلاف پلاننگ کرتے ہی رہتے ہیں اور اپنے ان منحوس منصوبوں کیلئے علمائے سو کو آلۂ کار بناتے ہیں اور وہ یہ فارمولے "ثابت نہیں ہے شرک و بدعت ہے فسق و فجور ہے" کے ذریعے مسلمانوں کو امور خیر سے روکتے ہیں اور یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ ہمارے حضرات اسلاف کبار کا کیا کردار ہے اور انہوں نے کس "صراط مستقیم" پر چلکر منزل مقصود کو پایا ہے۔
مکنپور شریف، اجمیر شریف، کلیر شریف، دہلی شریف، کچھوچھہ شریف، مارہرہ شریف، دیوہ شریف، پیلی بھیت شریف اور مرادآباد شریف تمام ہی خانقاہوں میں تعزیے داری پوری عقیدت و نیازمندی کے ساتھ جاری و ساری ہے۔
بعض خانقاہیں ایسی بھی ہیں جنہیں یزیدی لُو لگ گئی ہے اور وہ تعزیے داری کی سعادت سے محروم ہیں اور کچھ خامخاہیں ہیں جو تعزیے شریف کی مخالفت میں سرگرم عمل ہیں اور تعزیے کے خلاف علم بغاوت بلند کئے ہوئے ہیں۔ ابھی چند سال قبل فقیر قدیری کے حلقۂ ارادت و بیعت سے ایک استفتاء آیا، فقیر قدیری نے عجلت میں ایک جواب لکھا تھا جو ندائے اہلسنت ویکلی میں چھپ چکا ہے، جسکو ملک کے طول و عرض میں فوٹو اسٹیٹ کرا کے لاکھوں کی تعداد

All India Mission Moradabadi

میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ استفتاء اور فتویٰ بھی نذر قارئین ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

(۱) سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین علیہ السلام کے جشن شہادت کے اعلان و تشہیر کے لئے تعزیہ بنانا، ڈھول بجانا کیسا ہے۔

(۲) تعزیے شریف کے سامنے حضور امام عالیمقام شہید اعظم و دیگر حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام و کل مومنین و مومنات کیلئے ایصال ثواب و فاتحہ کرنا کیسا ہے۔ بعض لوگ اس کو منع کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ''کہ ایسا کرنے سے پتہ نہیں لوگ کیا سمجھیں گے''۔ (۳) تعزیوں کا احترام کرنا کیسا ہے۔ (۴) تعزیوں کا دفن کرنا کیسا ہے۔ (۵) یزید پلید کو کیسا سمجھنا چاہئیے اس سلسلے میں حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مسلک ہے۔ مفصل جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

غلامان قدیری ٹیال راج محل ضلع صاحب گنج جھارکھنڈ

الجواب بعون الملك الوهاب و برحمة حبيبه الانتخاب عليه الصلوٰة و السلام الى يوم الحساب۔ اما بعد

(۱) عام طور پر مسلمان اپنے جلسوں، کانفرنسوں شادی بیاہ کے موقع پر جھنڈیوں جھالروں کا اہتمام کرتے ہیں اور مختلف قسم کی سجاوٹ کرتے ہیں اور اس کا مقصد صرف تشہیر ہی ہوتی ہے تاکہ آنے جانے والے سمجھ جائیں کہ آج کوئی تقریب ہے۔ جس معیار کی سجاوٹ ہوگی اسی معیار کی شہرت بھی ہوگی۔ یہ سجاوٹ دراصل پروپیگنڈے کی ہی ایک شکل ہے۔ آج اس تشہیر پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے، جلسہ گاہوں کو سجایا جاتا ہے، دور دور تک گیٹ لگائے جاتے ہیں۔ جب ہم اپنے جلسوں کی شہرت و پبلسٹی کے لئے یہ طریقہ استعمال کر سکتے ہیں تو شہزادگان مصطفیٰ ﷺ کیلئے ان طریقوں کا ستعمال کیسے منع ہوسکتا ہے۔ تعزیہ سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جشن شہادت کی تشہیر کا زرین اور محبوب ترین طریقہ ہے اور اسلاف کبار سے چلا آرہا ہے۔ عام طور پر بزرگان دین

نے اس کو قبول و پسند فرمایا ہے اور تعزیوں کی زیارت پورے اہتمام و احترام کے ساتھ فرمائی ہے۔ ماضی قریب میں سیدنا حضور حاجی وارث علی شاہ صاحب دیوہ شریف، سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیتی، سیدنا حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعزیوں کی زیارت کرنا ادب و احترام کیساتھ منقول ہے۔ اکابر مارہرہ شریف بھی تعزیوں کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ سیدنا حضور قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی سجادہ نشیں پیلی بھیت شریف نے ارشاد فرمایا کہ سیدی مرشدی تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعزیوں کی زیارت کو تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور آج بھی تمام خانقاہوں میں تعزیوں کا اہتمام ہوتا ہے، سوائے ان خانقاہوں کے جنہیں یزیدیت کی لُو لگ گئی ہے۔

تعزیے کا رشتہ امیر تیمور لنگ سے جوڑنا یہ بھی نری جہالت ہے کیونکہ ہندستان میں عموماً جو تعزیے بنائے جاتے ہیں وہ سیدنا حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ پاک کی شبیہ نہیں ہوتے۔

دنیا میں شہرت کیلئے طرح طرح کی ترکیبیں استعمال کی جاتی ہیں کچھ لوگ تو اپنے جلسوں و اجتماعات کی پبلسٹی کیلئے دلیپ کمار کے نام تک کا استعمال کرتے ہیں اور وہی لوگ جشن شہادت کے اعلان کیلئے ڈھول بجانے کو ناجائز کہتے ہیں۔ اعلان کیلئے ڈھول تاشہ وغیرہ بجانا بھی بلا شبہ جائز ہے، اسکو منع کرنا حرام بتانا دین میں کھلی مداخلت ہے اور یزیدی جذبے کا سامان تسکین ہے اور حسینیت کو مٹانے کی ایک سوچی سمجھی اسکیم ہے۔ اہلسنت کے نزدیک ماتم ناجائز و حرام ہے۔ سینہ کوبی یا ڈھول تاشے سے ماتم اور اعلان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ محرم شریف میں جو ڈھول بجایا جاتا ہے وہ امام حسین کی شہادت کی خوشی میں نہیں بلکہ اعلان حسینیت ہے۔ یہ ڈھول تاشہ نہ تو ماتم ہے اور نہ شادیانے کے طور پر بجتا ہے بلکہ یہ تو صرف اعلانِ جشنِ شہادتِ حسین ہے۔

All INDIA MISSION MOJADDID MORADABAD
آل انڈیا مشن مجدد مرادآبادی
All India MISSION MOJADDID MORADABAD

(۲) تعزیے کے سامنے ارواح مومنین کو ایصال ثواب کرنا درست ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے۔ جہاں تک اس یزیدی فلسفے کی بات ہے کہ "لوگ کیا سمجھیں گے" تو پھر مزارات وقبور پر بھی فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیں کہ "لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے" اور نماز جنازہ بھی پڑھنا چھوڑ دیں" کہ لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے" کہ مسلمان مرتے ہی خدا ہو جاتا ہے کہ لوگ اسے سفید کپڑا پہنا کر اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ "لوگ پتہ نہیں کیا سمجھیں گے" اگر اس یزیدی فلسفے کو مان لیا جائے تو دین سے امان اُٹھ جائیگا۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے، ہماری نیت صرف شہدائے کربلا اور کُل مومنین مومنات کے ایصال ثواب کی ہے اور اس میں سعادت ہی سعادت ہے قباحت کا کیا سوال؟

(۳) جس چیز کو اللہ والوں سے نسبت ہو جاتی ہے وہ معظم ومحبوب ہو ہی جاتی ہے۔ تعزیے کو سیدنا حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت ہو گئی کہ یہ ان کا سامان تشہیر ہے تو اس کی تعظیم کرنا ایمان والوں کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ جو دریاں، چادریں محفل میلاد شریف میں بچھائی جاتی ہیں انکا بھی ادب کیا جاتا ہے اور جو صفیں مسجد میں بچھائی جاتی ہیں ان کی بھی تعظیم کی جاتی ہے، لہٰذا تعزیے کو سیدنا حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت ہوگئی ہے اسلئے اسے چومنا آنکھوں سے لگانا اہل ایمان کا طریقہ ہے، بزرگان دین نے تعزیوں کی تعظیم کی ہے آپ بھی کریں اور یزیدی مسلک کو قبول نہ کریں۔

(۴) تعزیوں کو دفن کرنا یہ بھی تعظیم کی ایک شکل ہے جیسے قرآن کریم کے اوراق جب بوسیدہ ہو جاتے ہیں تو انکو گڑھا کھود کر یا پھر پُرانی قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تا کہ ان اوراق کی بے حرمتی نہ ہو۔ تعزیے کو کیونکہ سیدنا حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت ہوگئی ہے لہٰذا اسکو اگر یونہی چھوڑ دیں گے تو اسکی بے حرمتی ہوسکتی ہے اسلئے اسکو گڑھا کھود کر دفن کر دیتے ہیں تا کہ یہ نبی زادوں سے نسبت رکھنے والے ان کاغذ اور کھپچیوں کی بے حرمتی نہ ہو۔ ان مقامات کا نام جہاں تعزیے دفن ہوتے

All India Mission Mojaddid Moradabadi

ہیں عرف میں کربلا کہا جاتا ہے اس میں بھی کوئی شرعی قباحت وممانعت نہیں ہے۔
(۵) یزید پلید پکا خبیث بے ایمان شیطان تھا یزید پلید کے سلسلے میں سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی تحریر فقیر قدیری کی نظر سے نہیں گزری اور دیگر ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی تکفیر فرمائی ہے۔
حسینی سنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ خوب جم کر ڈٹ کر تعزیہ بنائیں اور شہادت حسینی کا چرچا کریں اور جگہ جگہ مجالس ذکر شہادت اور لنگر وسبیلوں کا اہتمام کریں اور ڈھکے چھپے تمام یزیدیوں کو انکی اوقات بتادیں۔ سیدنا حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی کامل وابستگی اور وارفتگی کا ثبوت دیں۔

تعزیہ علامت ہے الفت حسینی کی = فاتحہ علامت ہے الفت حسینی کی

مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری عفا عنہ البصیر
بانی ومفتی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ نعیمیہ محلّہ کسرول مرادآباد شریف

فقیر قدیری نے کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم''، ''سامان تشہیر حسینی اور یہ ڈھول تاشہ برائے اعلانِ ذکرِ شہادت حسینی اور نیاز وفاتحہ کی اطلاع کے تعلق سے لکھی ہے، اگر تعزیے داری کے تعلق سے کوئی ناجائز کام کیا جائے جس پر قرآن کریم احادیث کریمہ فقہ حنفی کا صریح حکم موجود ہے اس سے میرا دامن بری ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ بعض بزرگان دین نے کسی مقام پر تعزیے داری کے نام پر خرافات دیکھی ہوں اور ان خرافات ہی کو تعزیے داری خیال فرما کر تعزیے داری کو منع فرمایا ہو تو وہ معذور ہیں۔ ان پر کوئی یزیدیت کا حکم نہ لگے گا۔ جیسا کہ بعض جگہ تعزیوں میں دُلدُل، بلبل، گھوڑا، کبوتر وغیرہم جاندار کی تصویریں یا مورتیاں بنائی یا لگائی جاتی ہیں، یا گجرات میں لوگ ''باگ'' یعنی شیر بنتے ہیں اور آدمی بہروپئے پن کا مظاہرہ کرتا ہے اور گھروں میں چھلانگ مار کر گھس جاتا ہے، اس قسم کی ناجائز حرکات کا نہ تو اسلام سے کوئی تعلق ہے اور نہ حضور امام عالیمقام سے کوئی رشتہ، اور نہ ہی کسی حسینی بزرگ نے اس کی تائید وحمایت فرمائی ہے اور نہ ہی فقیر قدیری اس قسم کی تعزیے داری کو صاد کرتا ہے۔
لیکن ناک پر اگر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جائے گا نہ کہ ناک ہی کو صاف کرادیا جائے۔

ALL INDIA MISSION MOJADDID MORADABAD

عرس قدیری پیلی بھیت شریف کے موقع پر ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۲۱ھ میں فقیر قدیری نے تعزیے شریف کے جواز و استحباب پر اک تقریر کی تھی جس نے یزیدیت کی ارتھی سجادی اور تعزیے شریف کی مخالفت کو تحت الثریٰ میں دھکیل دیا اور پورے ملک میں تعزیہ شریف کا ماحول جگمگانے اور مسکرانے لگا۔

خانوادۂ مداریہ کے سادات کرام جو علم و عرفان کا سنگم ہیں ان کا مجھ سے برابر اصرار رہا کہ تعزیہ شریف کے موضوع پر قلم اُٹھاؤں حسینیت کا پرچم لہراؤں اور یزیدیت کا قلع قمع کروں۔ مگر قرآن کریم کے اُردو ہندی ترجمے بصیرۃ الایمان اور اُردو میں تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کی تصنیف و تالیف کتابت و طباعت اور اشاعت کی ذمہ داریاں پھر جب اس مرحلے سے فارغ ہوا تو حسب اعلان احادیث کریمہ کا عظیم مجموعہ ''مداری شریف'' جو ۶ ہزار احادیث کریمہ کا انتخاب، پھر ہر حدیث کے عربی متن کے ساتھ اُردو ہندی ترجمہ اور ہر ہر حدیث شریف کی تشریح مسمّٰی بہ ''بصیرۃ العرفان'' کا کام شروع کیا اور الحمد للہ یہ کتاب مکمل ہوگئی۔

اسی کے ساتھ ساتھ میرے تیسرے تاریخی نعتیہ مجموعے کی تیاری کی جس کا نام ''یارسول'' ہے اور اس میں ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۳ء کا تازہ کلام ہے اور اس میں بھی پانچ سو سے زیادہ منظومات ہیں۔

اسی دوران ملک بھر میں خطابت احقاق حق اور ابطال باطل کی ذمہ داریاں، بیعت و ارشاد کا روحانی ماحول، مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ نعیمیہ کا اہتمام و انصرام، تخت والی مسجد کی تولیت، نظامت، خطابت، امامت کا بارِ حسین، نیز اولاد کی تعلیم و تربیت کی بھرپور نگہداشت، الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی کیلئے بھاگ دوڑ، الجامعۃ القدیریہ دربار حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف کی صدارتی ذمہ داریاں، پھر قدیری دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کی سعادت۔

ان تمام ہجوم کار میں ابھی چند ماہ پیشتر ایک کتاب کی ارجنٹ ضرورت محسوس ہوئی اور تمام ہی سنی سلاسل عالیہ کے ارباب حل وعقد نے فرمایا تو کتاب ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' لکھی جس نے پوری دنیائے سنیت کو پُرانی سنی ڈگر پر قائم رہنے کی دعوت دی۔

پھر فقیر قدیری نے قلم اُٹھایا اور تین دن میں یہ کتاب مکمل کر دی اور اس کا نام ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' رکھا۔ ۲۱ر ذوقعدہ ۱۴۲۴ھ بدھ کو بعد نماز فجر یہ کتاب لکھنا شروع کی اور ۲۳ر ذوقعدہ

۱۴۲۴ھ جمعہ کو قبل نماز جمعہ کتاب مکمل ہوگئی۔
خدائے بصیر و قدیر اپنے پیارے نبی اشرف ورشید علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اس کتاب کو حسینیت کے فروغ اور یزیدیت کے نیست و نابود ہونے میں مدد و معاون بنائے اور یہ کتاب رضائے حسینی کا سبب زریں ہو اور میرے جد کریم میری اس کاوش کو پسند و قبول فرما کر مجھے اپنے قرب خاص فضل خاص سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین

سید محمد انتخاب حسین قدیری نعیمی اشرفی مداری

عفاعنه البصير

قدیری منزل محلہ کسرول مراد آباد شریف یو پی انڈیا۔ ۱۷ر جنوری ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ ضروری اضافوں اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ آج بتاریخ ۸ر ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۳۰ر جون ۲۰۲۰ء بروز منگل یہ عظیم الشان کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' قارئین کی نذر کی جا رہی ہے۔
رب قدیر اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور سیدنا شہید اعظم سرکار امام عالی مقام حضور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علیہ السلام کے صدقے ہم سب کو سچی پکی حسینیت پر قائم و دائم رکھے۔

آمین یارب العالمین بجاہِ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

عفاعنه البصير

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مراد آبادی، مہتمم مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ خطیب و امام و متولی تخت والی مسجد محلہ کسرول مراد آباد شریف یو پی انڈیا۔

All India MISSION MOJADDID MORADA BADI

حضور مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم کا عظیم شاہکار

ترجمۂ قرآن کریم **بصيرة الايمان** (اُردو وہندی)

تفسير قديرى بديعى مع فوائد رشيديه

لفظی ترجمہ اور وہ بھی سلاست کی بقا کیساتھ۔ ہر آیت کریمہ کی الگ تفسیر۔ زبان انتہائی آسان کہ ہر پڑھنے والا بآسانی سمجھ سکے۔ ہر سنی مسلمان کے گھر میں اس ترجمے وتفسیر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ صفحات:1592۔ ہدیہ: 400/

سنی حنفی احادیث کریمہ پر مشتمل تاریخی عظیم الشان کتاب

جامع مداری شریف

مع ترجمہ بصیرۃ العرفان وتشریحات قدیری

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الاراء تصنیف ہے جسمیں چھ ہزار احادیث کریمہ مع اعراب وحوالہ جات ہیں ہر سنی حنفی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے

آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی مالیگاؤں مہاراشٹر

سیدنا وارثِ علومِ حضور مجدد مرادآبادی حضور خطیب اعظم قبلہ کی سرپرستی میں

آل انڈیا مشنِ حضور مجدد مرادآبادی

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف مبارکہ اور خانقاہی پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کا عزم مصمم لئے ہوئے ہے۔

آپ بھی آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی کے ممبر بنکر

سنیت کی اس عظیم خدمت کا حصہ بنیں

All India Mission Mojaddid Moradabadi

عرس سیدنا حضور مجدد مرادآبادی

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم شیخ العرب والعجم غوث زماں علامہ مفتی شاہ **سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری** مترجم ومفسر ومحدث مرادآبادی رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہر سال ۱۹/۲۰/۲۱/شوال کو آستانۂ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مرادآبادی، محلّہ نئی بستی مرادآباد شریف میں سیدنا حضور خطیب اعظم قبلہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوتا ہے جس میں پہلے دن بعد عشاء نعتیہ منقبتی مشاعرہ، دوسرے دن بعد عشاء محفل سماع اور تیسرے دن بعد ظہر چادری جلوس، بعد عصر خاص قل شریف اور بعد عشاء حضور مجدد دین وملت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

بشرط استطاعت ہر مرید کی اس میں شرکت ضروری ہے۔

الداعی:۔ سید محمد احتساب حسین قدیری (ولیعہد ونائب سجادہ نشین)

مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف

All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائم فرمایا ہوا عظیم تعلیمی ادارہ ہے جہاں مکمل دینی تعلیم کا انتظام ہے۔ طلبہ کے کھانے رہنے اور علاج کا بھی اہتمام ادارے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔

رمضانِ مبارک میں زکوٰۃ وفطرہ، عیدالضحیٰ کے موقع پر چرم قربانی سے و دیگر مواقع اسکی مالی امداد فرما کر اجر عظیم حاصل فرمائیں۔

اپیل کردہ:۔ سید محمد احتساب حسین قدیری (ناظم اعلیٰ)